

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْأَمْرُ إِلَى اللَّهِ لَا خُوفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

تَعَرُّفًا

تَقْوِيَةُ الْإِيمَانِ

تصنيف

فقيه عصر، لبقية السلف حضرت

علامہ حاج مفتی محمد امین صاحب مدظلہ



نشر:

تحریک تبلیغ الإسلام

مفتی آباد، شاہ کلاں روڈ نزد کھڑیا نوالہ فیصل آباد

04691-361860

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الآن أولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون

تعارف تقوية الايمان

تصنيف

فقيه عصر مولانا مفتی محمد امین صاحب مدظلہ العالی

ادارہ اشاعت و تبلیغ، محمد پورہ

فیصل آباد

کو اسلحہ سے اچھی طرح لیس کرنے کے بعد ضرورت کے موقع پر اس کی مدد کی تائید کی تھی اور شیخ ہی کی مرضی کے مطابق جزیرۃ العرب میں واقع نجد کے قریب علاقے کو اس کی حاکمیت کا پہلا مقام قرار دیا تھا۔ ﴿ہمفرے کے اعترافات ص ۱۲۱-۱۲۲﴾

ہمفرے لکھتا ہے بہر حال شیخ ﴿محمد بن عبدالوہاب نجدی﴾ کی موافقت کی خبر سن کر میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اور میں نے سیکرٹری سے صرف یہ سوال کیا کہ میری آئندہ کی ذمہ داریاں کیا ہونگی مجھے اس کے بعد کیا کرنا ہوگا اور شیخ ﴿محمد بن عبدالوہاب﴾ سے کس قسم کا کام لینا ہوگا نیز یہ کہ میں اپنے فرائض کا کہاں سے آغاز کروں۔

سیکرٹری نے جواب دیا۔ نو آبادیاتی علاقوں کی وزارت نے تمہارے وظائف کو بڑی وضاحت سے متعین کیا ہے اور وہ ان امور کا القاء ہے جسے شیخ کو تدریجاً انجام دینا ہے۔ اور وہ یہ ہیں:

۱

اس مذہب ﴿وہابی مذہب﴾ میں شمولیت اختیار نہ کرنے

والے مسلمانوں کی تکفیر ﴿کافر گردانا﴾ اور ان کے مال عزت اور

اولیاء کرام حاضر و غائب مذہب اہلسنت پر ہیں۔

﴿رسالہ ابدالیہ ص: ۳۰﴾

۱۲

سیدنا عبد اللہ بن عمر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت مبارکہ
یوم تبيض وجوه وتسود وجوه کی تفسیر میں فرمایا قیامت
کے دن اہلسنت کے چہرے چمکتے ہوئے اور بد مذہبوں کے چہرے سیاہ
ہوئے قال تبيض وجوه اهل السنة وتسود وجوه
اهل البدع۔ ﴿تفسیر مظہری﴾

۱۳

نیز حضرت شیخ عبدالعزیز دباغ قدس سرہ نے فرمایا: انہ
لا یفتح علی العبد الا اذا کان علی عقیدۃ اهل
السنة والجماعة وليس لله ولی علی عقیدۃ
غيرهم ولو کان علیہا قبل الفتح لوجب علیہ
ان یتوب بعد الفتح ویرجع الی عقیدۃ اهل
السنة۔ ﴿الابریز ص: ۲۴﴾

یعنی ولایت صرف ایسے شخص کو مل سکتی ہے جس کا عقیدہ

اہلسنت وجماعت ہو اور کوئی ایسا ولی نہیں جس کا عقیدہ اہلسنت نہ ہو اور اگر کسی کو ولایت عطا ہونے سے پہلے اس کا عقیدہ اہلسنت کے خلاف ہو تو اس پر واجب ہوگا کہ ولایت ملنے کے بعد عقیدہ اہلسنت اپنائے۔

۱۴

حضرت خولجہ مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

عقیدہ اہلسنت وجماعت کا ملزم ہو کر حدیث و فقہ سیکھنا چاہیے۔

﴿حالات مشائخ نقشبندیہ﴾

۱۵

حضرت خولجہ نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خلیفہ حضرت

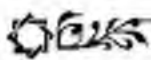
مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا: عقیدہ اہلسنت وجماعت کو

لازم پکڑو۔ ﴿حالات مشائخ نقشبندیہ﴾

۱۶

نیز شیخ الحدیث شاہ عبدالحق دہلوی قدس سرہ نے فرمایا: فان

الاعتبار بالفطرة والاعتقاد۔ ﴿لمعات﴾



اور یہ فرمان رسول اکرم شفیع اعظم ﷺ کے اس ارشاد مبارک کی شرح میں فرمایا جو کہ رسول اکرم عبیب مکرم ﷺ نے حضرت عمر صحابی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا: یا عمر انک لا تسئل عن اعمال الناس ولكن تسئل عن الفطرة۔ ﴿مشکوٰۃ﴾
یعنی اے عمر تجھ سے لوگوں کے اعمال کے متعلق نہیں پوچھا جائے گا بلکہ ان کے عقائد کے متعلق پوچھا جائے گا۔

الحاصل مندرجہ بالا اقوال مبارکہ سے ثابت ہوا کہ تمام ولیوں، غوثوں، قطبوں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بلکہ خود امت کے والی رحمت کائنات ﷺ کے نزدیک عقیدہ ہی اہم چیز ہے اور وہ عقیدہ کہ جس کی وجہ سے انسان نجات حاصل کر سکتا ہے وہ اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے اور عقیدہ کی اصلاح کیلئے مقالات امینیہ (حصہ اول اور سوم) کا مطالعہ کریں جو کہ گیارہ کتابوں پر مشتمل ہے۔ پڑھیں اور نظریات کا قبلہ درست کریں۔ ہدایت اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

محتاج دعا فقیر ابو سعید غفرلہ



آبرو کی بربادی کو روا سمجھنا اس ضمن میں گرفتار کئے جانے والے مخالفین کی
 بردہ فروشی کی مارکیٹ میں کنیر و غلام کی حیثیت سے بیچنا۔

۲

بت پرستی کے بہانے بصورت امکان خانہ کعبہ کا انہدام اور
 مسلمانوں کو فریضہ حج سے روکنا اور حاجیوں کے جان و مال کی غارتگری
 پر قبائل عرب کو اکسانا۔

۳

عرب قبائل کو عثمانی خلیفہ کے احکامات سے سرتابی کی ترغیب
 دینا اور ناخوش لوگوں کو ان کے خلاف جنگ پر آمادہ کرنا۔ اس کام کیلئے
 ہتھیار بند فوج کی تشکیل، اشراف حجاز کا احترام اور اثر و نفوذ توڑنے کیلئے
 انہیں ہر ممکن طریقے سے پریشانیوں میں مبتلا کرنا۔

۴

پیغمبر اسلام اور انکے جانشینوں اور کلی طور پر اسلام کی برگزیدہ
 شخصیتوں کے اہانت کا سہارا لے کر اور اسی طرح شرک و بت پرستی کے

آداب و رسوم کو مٹانے کے بہانے مکہ، مدینہ اور دیگر شہروں میں

جہاں تک ہو سکے اسلامی ممالک میں فتنہ و فسادِ شورش اور بد امنی کا پھیلاؤ۔

۶

قرآن میں کمی پیشی پر شاہد احادیث و روایات کی رو سے ایک جدید قرآن کی نشر و اشاعت۔ ﴿ہمفرے کے اعترافات صفحہ ۱۲۲﴾

نوٹ:

بعد میں چھ نکات میں سے نمبر ۲ اور نمبر ۶ کو خارج کر دیا گیا کیونکہ محمد بن عبدالوہاب نے کہہ دیا تھا کہ یہ دونوں باتیں مسلمان کسی قیمت پر قبول نہیں کر سکتے اور ہم بھی مان گئے کہ یہ دونوں کام ناممکن ہیں۔ نیز صفحہ ۱۱۱ پر ہمفرے نے لکھا کہ ان نکات میں سے جو وزارت نوآبادیات نے اپنی کتاب میں لکھے ایک یہ بھی ہے کہ احادیث و روایات میں تشکیک ﴿شک پیدا کرنا﴾ اور قرآن کی طرح اس میں بھی تحریف و ترجمہ سے کام لینا۔

الحاصل یہی وہ مذہب ہے جو کہ انگریزوں کا ساختہ ہے اور

محمد بن عبد الوہاب کو در آمد کیا گیا اور محمد بن عبد الوہاب نجدی نے اسکی اشاعت کی اور اس کا پرچار کر کے رسول اکرم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیش گوئی کا مصداق بنا ﴿بہا یطلع قرن الشیطان﴾ کہ نجد سے شیطان کی جماعت نکلے گی۔ ﴿بخاری شریف﴾ اور پھر اہل ہند کی بد نصیبی کہ مولوی اسماعیل دہلوی نے اسی انگریز ساختہ مذہب کو کتاب تقویت الایمان لکھ کر ہندوستان میں پھیلا دیا۔ اس کتاب تقویت الایمان میں جگہ جگہ انبیاء کرام اور اولیاء عظام کی شان رفیع میں توہین و تنقیص کی گئی ہے اور بے ادبی کا ایسا سیلاب اٹھا کہ بس پناہ بخدا کہیں ان محبوبان خدا کو چوہڑے چمار سے ذلیل بتایا گیا ہے تو کہیں ان عظیم ہستیوں کو نکتے بے اختیار کہا گیا حتیٰ کہ حبیب خدا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھ مارا: ”جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں“ کہیں یوں کہ ”رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا“ وغیرہ وغیرہ۔

اس کتاب تقویت الایمان کی اشاعت سے لیکر آج تک علماء حق اس کتاب کی کمزوریوں اور گمراہ کن باتوں سے مسلمانوں کو بچانے

کیلئے کتابیں لکھتے چلے آ رہے ہیں اسی کڑی کی دو کتابیں حال ہی میں

شائع ہوئی ہیں ایک کتاب ڈاکٹر محمد مسعود صاحب پرنسپل لاء کالج ٹھٹھہ کی تصنیف بنام ”نور و ناز“ ہے جو کہ اپنے انداز میں انوکھی اور مفید ترین کتاب ہے اس کے پڑھنے سے حق حق اور باطل باطل ہو کر سامنے آ جاتا ہے۔

اور دوسری کتاب تعارف تقویت الایمان تصنیف مولانا مفتی محمد امین صاحب کی بنام تعارف تقویت الایمان ہے جو کہ آپ کے سامنے ہے یہ اپنے انداز میں مفید ترین کتاب اور ایمان کے تحفظ کا مکمل سامان ہے خصوصاً اس کے آخر میں جو اپیل لکھی گئی ہے وہ ہر مسلمان کو پڑھ کر حزر جاں بنانا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ایسے مصنفین کو سب مسلمانوں کی طرف سے بہتر سے بہتر جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے ایسے کارناموں کو قبول و منظور فرمائے اور ہم سب کا ایمان پر خاتمہ کرے۔

وما ذالك على الله بعزيز-

عابد حسین رضوی سیفی، لاہور۔

پیش لفظ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی الہ
واصحابہ اجمعین۔ امان بعد:

کتاب تقویۃ الایمان سلفی یعنی غیر مقلدوں، المحدثوں کے
دینی مدارس کے نصاب میں داخل کر دی گئی ہے تاکہ شروع سے ہی
بچوں اور بچیوں کے خالی ذہنوں میں منفی اثرات نقش ہو جائیں پھر وہ
اللہ تعالیٰ کے محبوبوں یعنی نبیوں و ولیوں کی عظمت کو قبول کر ہی نہ سکیں
کیونکہ اس کتاب کو اس انداز سے لکھا گیا ہے کہ اس کے مندرجات نقش
ہو جانے کے بعد پھر کوئی دوسری چیز اثر نہ کر سکے یہی وجہ ہے کہ جب
سلفی مدرسوں میں بچے اور بچیاں اس کتاب کو پڑھ لینے کے بعد اپنے
نوخیز ذہنوں میں وہابیت کا نقشہ جما لیتے ہیں تو پھر بے شک سارے کا
سارا قرآن مجید اور صحیح حدیثیں آپ پڑھ کر سنائیں کچھ اثر نہ ہوگا۔

الا ان یشاء اللہ رب العالمین۔

اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے میرے والد گرامی قدر فقیہ عصر

حضرت قبلہ مفتی محمد امین صاحب لازال شمس فیضانہم طالعہ ابدانے
 زیر غور کتاب تعارف تقویۃ الایمان لکھی ہے تاکہ مسلمان اندازہ تو
 کر سکیں کہ اس کتاب کے متعلق بزرگوں کے کیا تاثرات ہیں اور کون
 کون اس کتاب ”تقویۃ الایمان“ کی زد میں آ کر مشرک اور جہنمی قرار
 پاتا ہے کیونکہ مشرک کی سزا ہمیشہ دوزخ میں جلنا ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

ان الذین کفروا من اهل الكتاب
 والمشرکین فی نار جہنم خالدین فیہا۔
 یعنی بیشک جو لوگ اہل کتاب سے کافر ہیں اور مشرک لوگ جہنم
 جائیں گے۔ وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

اے میرے مسلمان بھائیو! اس کتاب تعارف تقویۃ الایمان کو
 پڑھو ہو سکتا ہے کہ کوئی مسلمان اپنی اولاد کو دوزخ جانے سے بچالے۔
 ان اردی الا الا صلاح ما استطعت وما توفیقی
 الا باللہ العلی العظیم۔

حافظ محمد حبیب امجد، فیصل آباد

انتساب

فقیر اس کتاب کو ہر اس مسلمان کے نام انتساب کرتا ہے جو کہ اولیاء کرام مثلاً

امام الاولیاء سید علی ہجویری و اما گنج بخش لاہوری

محبوب سبحانی قطب ربانی سیدنا غوث اعظم جیلانی

سلطان الہند خواجہ غریب نواز سرکارا جمیری

شیخ المشائخ حضرت بابا فرید گنج شکر

مخدوم الاولیاء خواجہ بہاؤ الدین شاہ نقشبند

شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین سہروردی

امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہم

و دیگر اولیاء کرام کے ساتھ نیاز مند ہو ان حضرات کو اللہ تعالیٰ

کا ولی سمجھ کر ان کے ساتھ محبت و عقیدت رکھتا ہو۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خاکپائے اولیاء

فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہ

تعارف

تقویۃ الایمان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و آلہ و اصحابہ
اجمعین۔ اما بعد!

اس کتاب میں تین فصلیں ہوں گی اور ایک خاتمہ پہلی فصل میں
مصنف کے متعلق مختصر معلومات، دوسری فصل میں کتاب اور اس کے
مصنف کے بارے میں بزرگان دین کے تاثرات اور تیسری فصل میں
بیان کیا جائے گا کہ اس کی زد میں کون کون آتا ہے۔ خاتمہ میں چند
نصیحت آموز باتیں بیان ہوں گی۔

فصل اوّل

کتاب تقویۃ الایمان کے مصنف مولوی اسماعیل دہلوی ہیں جو کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے پوتے اور شاہ عبدالغنی دہلوی کے بیٹے تھے اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، شاہ عبدالقادر، شاہ رفیع الدین دہلوی کے بھتیجے تھے۔

مصنف کتاب مولوی اسماعیل دہلوی ۱۲ ربیع آخر ۱۱۹۳ھ مطابق ۳۰ مارچ ۱۷۷۹ء میں بمقام پھلت ضلع مظفر نگر ہندوستان میں پیدا ہوئے اور ۲۴ ذوالقعدہ کو ۱۲۴۶ھ مطابق ۷ مئی ۱۸۳۱ء بالا کوٹ صوبہ سرحد میں قتل کر دیئے گئے تھے۔ ان کی عمر قمری حساب سے ۵۳ سال ۷ ماہ ۱۲ دن ہے اور شمسی حساب سے ۵۲ سال ۱ ماہ ۸ دن بنتی ہے۔

﴿کتاب مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان ص ۲۵﴾

مولوی اسماعیل دہلوی نے متعدد کتابیں لکھی ہیں جن میں سے

زیادہ مشہور تقویۃ الایمان ہے۔

فہرست

- ۱۔ حرف آغاز ۶
- ۲۔ مولوی اسماعیل دہلوی کا تعارف ۱۹
- ۳۔ مولوی اسماعیل دہلوی کا خاندان علمی گھرانہ تھا
اور سب ادب و احترام میں رنگے ہوئے تھے۔ ۲۰
- ۴۔ مولوی اسماعیل کا اپنے چچا شاہ عبدالقادر کے سامنے
لا جواب ہونے کے باوجود رفع یدین نہ چھوڑنا۔ ۲۰
- ۵۔ مولوی اسماعیل کی آزاد خیالی اور دین سے لاپرواہی۔ ۲۳
- ۶۔ تقویت الایمان کی اشاعت سے ہندوستان میں
وہابیت کا آغاز ہوا۔ ۲۵
- ۷۔ تقویت الایمانی توحید کی بناء پر شان نبوت میں
بے ادبیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ۲۷
- ۸۔ تقویت الایمان کی اشاعت سے پہلے ہندوستان
میں وہابی نہ تھے۔ ۲۸
- ۹۔ تقویت الایمان کی وجہ سے ہندوستان میں فرقہ واریت

مولوی اسماعیل صاحب دہلوی نے یہ کتاب تقویۃ الایمان ۱۰ء
محرم ۱۲۴۰ء کو لکھی۔ ﴿مقدمہ تحقیق الفتوی ص ۴۵﴾

مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کا گھرانہ ﴿خاندان﴾ علمی
گھرانہ تھا۔ ان کے دادا جان اور ان کے اعمام کرام ﴿چچے﴾ ادب و
احترام میں رنگے ہوئے تھے اور سیدھے راستہ پر گامزن رہے ان میں
خود سری اور آزاد خیالی نہ تھی۔ مگر مولوی اسماعیل صاحب آزاد خیال اور
خود سر ہو گئے تھے۔ اور وہ کسی کر پرواہ نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ مولوی
اسماعیل صاحب نے اپنی خاندانی روایات کے خلاف نماز میں رفع
یدین شروع کر دیا تو مولانا محمد علی اور مولانا احمد علی نے حضرت شاہ
عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ مولوی اسماعیل
نے رفع یدین شروع کر دیا ہے جس سے فساد پیدا ہوگا تو شاہ عبد العزیز
نے اپنے چھوٹے بھائی شاہ عبد القادر سے کہا: میاں تم اسماعیل کو سمجھا دو
کہ رفع یدین نہ کرے۔ شاہ عبد القادر نے کہا کہ حضرت میں کہہ تو دوں
گا لیکن وہ مانے گا نہیں اور حدیثیں پیش کرے گا۔ پھر شاہ عبد القادر نے

مولوی یعقوب کی معرفت مولوی اسماعیل کو کہلایا کہ تم رفع یدین چھوڑ دو

ورنہ خواہ مخواہ فتنہ ہوگا۔ مولوی اسماعیل نے مولوی یعقوب سے کہا اگر عوام کے فتنے کا خیال کیا جائے تو پھر اس حدیث کے کیا معانی ہوں گے:

”مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عَنْهُ فَسَادَ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مَائَةِ شَهِيدٍ“

جب یہ جواب شاہ عبدالقادر کو پہنچا تو انہوں نے کہا بابا ہم تو سمجھے تھے کہ اسماعیل عالم ہو گیا۔ مگر وہ ایک حدیث کا معنی بھی نہیں سمجھا۔ یہ حکم تو اس وقت ہے جب کہ سنت کے مقابلہ میں خلاف سنت ہو اور ”ما نحن فیہ“ میں تو سنت کے مقابلے میں دوسری سنت ہے۔ اس پر مولوی اسماعیل خاموش ہو گئے لیکن رفع یدین ترک نہ کیا۔

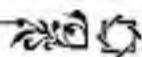
(مقدمہ تحقیق الفتویٰ ص: ۳۷۔ کتاب مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان ص: ۴۹)

مرزا حیرت دہلوی حیات طیبہ میں مولوی اسماعیل کی لا پرواہی اور آزاد خیالی کے متعلق لکھتے ہیں کہ نہ آپ مطالعہ کرتے نہ گھر جا کر سبق یاد کرتے تھے۔ تو اکثر یہ ہو جاتا تھا کہ جب آپ دوسرے دن سبق پڑھنے کے لیے کتاب کھولتے تھے تو یہ بھی بھول جایا کرتے تھے کہ کل سبق کہاں تک پڑھا تھا۔ ﴿مقدمہ تحقیق الفتویٰ ص: ۳۷﴾

مصنف تقویت الایمان کے ہم عقیدہ اور نیاز مند مولوی

عبدالرحمان صاحب مصنف کے حالات لکھتے ہیں کہ مولانا اسماعیل صاحب کو بچپن میں پتنگ اڑانے کا بہت شوق تھا جمعہ کے خطبہ کے وقت آپ کو اکثر موقع مل جاتا موضوع کی آیت سن کر چپکے سے نکل جاتے۔ شاہ صاحب ﴿شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی﴾ کو بھی معلوم ہو جاتا جمعہ کے بعد جب آپ ﴿مولوی اسماعیل﴾

(۱) اس حوالہ سے دو چیزیں ثابت ہوتی ہیں ایک یہ کہ مصنف تقویۃ الایمان کو نماز جمعہ اور خطبہ کی کوئی پرواہ نہ تھی۔ خطبہ چھوڑ کر مسجد سے بھاگ کر پتنگ اڑانے کا شوق پورا کرتے۔ دوم یہ کہ جب شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس بارے میں پوچھتے تو مولوی اسماعیل برملا جھوٹ بولتے کہ میں نے یہ تقریر سنی ہے۔ یہ بات کوئی اور لکھتا تو ہو سکتا تھا کہ تعصب کی وجہ سے غلط بیانی کر رہا ہے مگر یہاں تو ان کے ہم مسلک اور ان کے معتقد لکھ رہے ہیں۔ جو کہ سچ اور حقیقت ہے۔ رہی یہ بات کہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ان خلاف شرع باتوں کو دیکھتے ہوئے کہ اس نے جمعہ نہیں پڑھا اور برملا جھوٹ بولا ہے اس کی تقریر سن کر کچھ نہ کہتے بلکہ خدا کا شکر ادا کرتے۔ یہ بات کوئی عقل سلیم والا تسلیم نہیں کر سکتا کہ ایک شریعت کا ستون سراپا زہد و تقویٰ شریعت مطہرہ کی خلاف ورزی دیکھ کر صرف ذہانت پر خوش ہو کیا شاہ عبدالعزیز کوئی بھٹک گھوٹھے ملنگ تھے کہ شریعت مطہرہ کی کوئی پرواہ نہیں اور ان شریعت کی خلاف ورزی پر اللہ کا شکر ادا کریں۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)



سے پوچھا جاتا تو برملا کہہ دیتے کہ میں نے تقریر سنی تھی۔ شاہ عبدالعزیز

صاحب ازراہ امتحان کچھ پوچھ بیٹھتے تو آپ اس موضوع کے ہر پہلو پر اس قدر روشنی ڈالتے کہ شاہ صاحب عیش عیش کراٹھتے۔ غلطی کی سرزنش کرنے کی بجائے عموماً فرمایا کرتے خدا کا شکر ہے کہ علم ہمارے خاندان سے ابھی مفقود نہیں ہوا۔

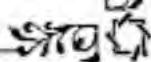
﴿مختصر حالات مقدمہ تقویۃ الایمان ص ۵ مکتبہ سفیہ شیش محل روڈ لاہور﴾

چنانچہ اسی لا پرواہی اور آزاد خیالی ہی کی وجہ سے یہ فتنابر پا ہوا کیونکہ جب محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تصانیف مطالعہ سے گزریں تو دل و جان سے ان پر فریفتہ ہو گئے اور ان افکار و نظریات کو اردو میں ڈھال کر تقویت الایمان کے نام سے فتنہ عوام کے لیے پیش کر دیا۔

(بقیہ) حاشا للہ تعالیٰ عن ذالک لہذا یہ مبالغہ آرائی ہی ہو سکتی ہے۔

الحاصل قابل غور بات یہ ہے کہ جو شخص اتنا آزاد طبع ہو کہ نماز جمعہ کی پرواہ نہ کرے اور عین خطبہ کے وقت مسجد سے نکل کر پتنگ بازی کا شوق پورا کرے اور بزرگوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ان کے سامنے برملا جھوٹ بولے وہ اگر عزت و عظمت مصطفیٰ ﷺ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے آیات مبارکہ سے جھوٹے مطالب نکال کر قوم کو گمراہی میں ڈال

دے تو کیا بعید ہے بس یہی کچھ ہوا۔ (ابوسعید غفرلہ)



مولوی اسماعیل نے پوری کوشش کی کہ امت مسلمہ کا تعلق سلف
 صالحین اور بارگاہ رسالت سے توڑ دیا جائے اور جو مسلمان اس تعلق کا
 تحفظ کرنا چاہیں انہیں بے دردی سے مشرک قرار دے دیا جائے۔

﴿مقدمہ تحقیق الفتویٰ ص ۲۸﴾

فصل دوم

بزرگان دین و علمائے محققین کے تاثرات

۱

دہلی کے بڑے پیر حضرت علامہ ابوالحسن زید فاروقی مدظلہ اپنی تصنیف مولانا اسماعیل اور تقویت الایمان میں تحریر فرماتے ہیں ”کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے زمانے سے ۱۲۴۰ھ تک ہندوستان کے مسلمان دو فرقوں کے درمیان بٹے رہے ایک اہلسنت و جماعت دوسرا شیعہ پھر مولانا اسماعیل دہلوی کا ظہور ہوا وہ شاہ ولی اللہ کے پوتے اور شاہ عبدالعزیز، شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالقادر کے بھتیجے تھے۔ ان کا میلان محمد بن عبدالوہاب نجدی کی طرف ہوا اور نجدی کے رسالہ ”رد الاشراک“ ان کی نظر سے گذرا انہوں نے اردو میں تقویۃ الایمان لکھی۔ اس کتاب سے مذہبی آزاد خیالی کا دور شروع ہوا کوئی غیر مقلد ہوا کوئی وہابی بنا کوئی اہلحدیث کہلایا کسی نے اپنے کو فلسفی کہا۔

ائمہ مجتہدین کی جو قدور منزلت اور احترام دل میں تھا وہ ختم

ہوا۔ معمولی نوشت وخواند کے افراد امام بننے لگے اور افسوس اس بات کا ہے کہ توحید کی حفاظت کے نام پر بارگاہ نبوت کی تعظیم میں جو تقصیرات بے ادبیوں کا سلسلہ شروع کر دیا گیا یہ ساری قباحتیں ماہ ربیع الآخر ۱۲۴۰ھ کے بعد جب سے تقویت الایمان لکھی گئی سے ظاہر ہونا شروع ہوئی ہیں۔ اس وقت کے تمام جلیل القدر علماء کا دہلی کی جامع مسجد میں اجتماع ہوا۔ اور ان حضرات نے باتفاق اس کتاب کا رد کیا۔

﴿مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان ص ۱۰﴾

جس انسان کی طبیعت میں آزاد خیالی اور لاپرواہی ہو اس کا ایک ہی راستے پر چلتے رہنا مشکل ہوتا ہے بلکہ وہ ہر آنے جانے والے کے ساتھ جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مولوی اسماعیل صاحب چونکہ آزاد خیال اور لاپرواہ تھے اسی وجہ سے انہوں نے محمد بن عبد الوہاب نجدی کی کتابوں کا مطالعہ کیا تو اپنی خاندانی پختگی کو چھوڑ کر نجدی کے رنگ میں رنگے گئے۔ اور کتاب تقویۃ الایمان لکھ ڈالی۔ جس کی وجہ سے ان کے اپنے خاندانی بزرگ شاہ ولی اللہ سمیت مشرک اور جہنمی

ٹھہرے۔ جیسے کہ آگے آ رہا ہے۔ لیکن مولوی اسماعیل صاحب نے اس

کی پرواہ نہیں کی کیوں کہ وہ تھے ہی لا پرواہ بلکہ ان کی لا پرواہی کے ان کے عقیدت مند بھی معترف ہیں۔

چنانچہ مقدمہ تحقیق الفتویٰ میں ہے ”آزاد روی اور دین سے بے قیدی“ لا پرواہی ﴿یہاں تک بڑھی کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تصانیف مطالعہ سے گزریں تو دل و جان سے ان پر فریفتہ ہو گئے اور ان کے افکار و نظریات کو اردو زبان میں ڈھال کر تقویۃ الایمان کے نام سے فتنہ عوام کے لیے پیش کر دیا۔﴾ (ص ۲۸)

اور یہ لا پرواہی کا ہی کرشمہ ہے کہ خاندانی طریقہ کے خلاف نماز میں رفع یدین شروع کر دیا اور پھر لا جواب ہونے کے باوجود اس سے باز نہ آئے۔

اگر بس یا گارڑی وغیرہ کا ڈرائیور لا پرواہ ہو جائے تو کئی جانیں تباہ و ہلاک کر دیتا ہے یونہی جب ایک عالم دین لا پرواہ ہو جائے تو وہ بھی کئی مومنوں کے ایمان تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ بس یہی کچھ ہوا۔ حالانکہ اس سے پہلے ہندوستان کے مسلمان تمام کے تمام شیعہ فرقہ کو چھوڑ کر سنی حنفی عقائد کے پابند تھے۔

۲

چنانچہ مشہور اہلحدیث ﴿غیر مقلد﴾ عالم دین مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے وہ شمع توحید کے صفحہ ۴۰ پر لکھتے ہیں: ”امرتسری میں مسلمان آبادی ہندو سکھ وغیرہ کے مساوی ہے۔ ۸۰ سال قبل قریباً سب مسلمان اسی خیال کے تھے جن کو آج کل خفی بریلوی خیال کیا جاتا ہے۔ ﴿مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان ص ۱۰﴾

۳

نیز محمد جعفر تھانسیری نے تاریخ عجیب میں لکھا ہے:

میری موجودگی ہند کے وقت ۱۷۸۷ء تک شاید پنجاب بھر میں دس وہابی عقیدے کے مسلمان بھی موجود نہ تھے اور اب ۱۲۹۲ء میں دیکھتا ہوں کہ کوئی گاؤں اور شہر ایسا نہیں ہے کہ جہاں کے مسلمانوں میں کم از کم چارم حصہ وہابی معتقد محمد اسماعیل کے نہ ہوں۔

﴿مولانا محمد اسماعیل اور تقویۃ الایمان ص ۱۰﴾

۴

حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا

اس تقویۃ الایمان کی بدولت ہندوستان کے مسلم حصہ میں ایک خطرناک جنگ چھڑ گئی اور ہر گھر مولوی اسماعیل کی بدولت معرکہ جنگ بن گیا۔ مسلمانوں کا شیرازہ درہم برہم ہوا ان کے پہلوؤں میں ان کے خونخوار دشمن پیدا ہو گئے جو انہیں مشرک جانتے اور رات دن ان سے لڑتے رہتے ہیں اور جس قدر اس کتاب کی اشاعت زیادہ ہوتی جاتی ہے اسی قدر جنگ وسیع ہوتی جاتی ہے۔ ﴿اطیب البیان ص ۴﴾

۵

دہلی کے بڑے پیر حضرت علامہ زید ابوالحسن فاروقی مجددی مدظلہم العالی تحریر فرماتے ہیں ”جب یہ کتاب ﴿تقویۃ الایمان﴾ لکھی گئی تو ایک فتنہ برپا ہو گیا۔ کیوں کہ یہ کتاب حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے خاندانی نظریات کے یکسر خلاف تھی اور اس کے شرک کی زد میں سب ہی آتے تھے۔ اس لیے خصوصاً دہلی میں ایک ہنگامہ کھڑا ہو گیا تو مولانا مخصوص اللہ صاحب جو کہ مولوی اسماعیل صاحب کے چچا زاد

بھائی تھے ان کی موجودگی میں دہلی کی جامع مسجد میں جلیل القدر علماء کا

کی و باء پھیل گئی۔

۲۸

۱۰۔ اسی کتاب کی وجہ سے ہندوستان معرکہ جنگ بن گیا۔ ۲۹

۱۱۔ مولانا مخصوص اللہ سے سوالات اور ان کے جوابات۔ ۳۱

۱۲۔ مولانا مخصوص اللہ کے نزدیک تقویت الایمان نبیوں

رسولوں کی توحید کی خلاف ہے۔ ۳۱

۱۳۔ سرحدی مسلمانوں نے مولوی اسماعیل کی جماعت کو

ان کے وہابی عقائد وغیرہ کی بناء پر قتل کر دیا۔ ۳۷

۱۴۔ انگریزوں نے تقویت الایمان کی ترویج و تقسیم

میں دلچسپی لی۔ ۴۰

۱۵۔ مصنف کا اقرار کہ میں نے شرک خفی کو شرک جلی

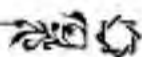
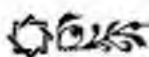
لکھ دیا ہے۔ ۴۱

۱۶۔ ولی کامل سید پیر مہر علی شاہ صاحب کے تقویت الایمان

کے بارے میں تاثرات۔ ۴۲

۱۷۔ جن علمائے حق نے تقویت الایمان کا رد بلیغ کیا۔ ۴۳

۱۸۔ شرک کی بُرائی۔ ۴۵



اجتماع ہوا اور ان علماء نے باتفاق اس کتاب کا رد کیا زان بعد حضرت

مولانا فضل رسول بدایونی نے مولانا مخصوص اللہ کو خط لکھا یہ خط اور اس کا جواب چھپ چکا ہے وہ خط اور اس کا جواب ملاحظہ ہو:

نوٹ:

خط میں پہلے سات سوالات ہیں پھر ان کے بالترتیب جوابات ہیں لیکن فقیر نے ہر سوال کے ساتھ ہی اس کا جواب درج کر دیا ہے تاکہ پڑھنے والوں کو آسانی ہو۔ ﴿ابوسعید غفرلہ﴾

مولانا فضل رسول بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کا خط

بعد گزارش آداب تسلیمات عرض ہے کہ تقویۃ الایمان کے مشہور ہونے سے لے کر لوگوں میں بڑی نزاع ﴿جھگڑا﴾ ہے اس کتاب کے مخالف لوگ کہتے ہیں یہ کتاب تمام سلف صالحین اور سواد اعظم کے خلاف ہے۔ اور خود مصنف کے خاندان کے خلاف ہے اس کتاب کی رو سے مصنف کے استادوں سے لیکر صحابہ کرام تک کوئی کفر و شرک سے نہیں بچتا اور اس کے موافق ﴿ہم عقیدہ وہابی لوگ﴾ کہتے



ہیں کہ وہ کتاب موافق سلف صالح اور انکے خاندان کے ہے چوں کہ

اس بات کو جیسا آپ جانتے ہو گئے غالباً دوسرا نہ جانتا ہوگا۔ اہل
البيت ادری بمافیہ اس خیال سے چند باتیں معروض ہیں امید
ہے کہ جواب با صواب مرحمت ہو۔

سوال نمبر ۱:

تقویۃ الایمان آپ کے خاندان کے موافق ہے یا مخالف؟

جواب:

پہلی بات کا جواب یہ کہ تقویۃ الایمان کا میں نے نام تقویت
الایمان ﴿ایمان کو برباد کرنے والی کتاب﴾ رکھا ہے۔ اس کے رد میں
جو میں نے رسالہ لکھا ہے اس کا نام معید الایمان رکھا ہے۔ اسماعیل کا
رسالہ ﴿تقویۃ الایمان﴾ ہمارے خاندان کے موافق کیا یہ تمام انبیا اور
رسولوں کی توحید کے خلاف ہے کیونکہ پیغمبر سب توحید سکھانے کو اپنے
راہ پر چلانے کو بھیجے گئے تھے۔ اس کے رسالہ ﴿تقویۃ الایمان﴾ میں
اس توحید کا اور پیغمبروں کی سنت کا پتہ بھی نہیں ہے اس پر شرک اور

بدعت کے افراد گن کر جو لوگوں کو سکھاتا ہے کسی رسول نے اور ان کے خلیفہ نے کسی کا نام لے کر شرک یا بدعت لکھا ہوا اگر کہیں ہو تو اس کے پیروں ﴿ہم عقیدہ لوگوں﴾ سے کہو کہ ہم کو بھی دکھائے۔

سوال نمبر ۲:

لوگ کہتے ہیں کہ اس میں انبیاء اولیاء کے ساتھ بے ادبی کی ہے اس کا کیا حال ہے؟

جواب:

دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ شرک کے معنی ایسے کیے ہیں کہ اس کی رو سے فرشتے اور رسول خدا کے شریک بنتے ہیں اور خدا شرک کا حکم دینے والا ٹھہرتا ہے اور وہ شریک کہ شرک سے راضی ہو وہ مبغوض خدا ہوتا ہے۔

محبوب کو مبغوض بنانا اور کھلوانا ادب ہے یا بے ادبی ہے اور بدعت کے معنی وہ بتلائے اور پھیلانے ہیں کہ اصفیاء اولیاء بدعتی ٹہرتے ہیں تو یہ ادب ہے یا بے ادبی ہے۔

سوال نمبر ۳:

شرعاً اس کے مصنف کا کیا حکم ہے؟

جواب:

جواب یہ ہے کہ پہلے دونوں جوابوں میں سے دیندار اور سمجھنے والے کو ابھی کھل جائے گا کہ جس رسالے سے اور اس کے بنانے والے سے لوگوں میں برائی اور بگاڑ اور خلاف سب انبیاء اولیاء کے ہو تو وہ گمراہ کرنے والا ہو گا یا ہدایت کرنے والا ہو گا۔ میرے نزدیک اس کا رسالہ علمنا مہ برائی اور بگاڑ کا ہے اور بنانے والا فتنہ گر اور مفسد اور غادی اور مغوی ﴿﴾ گمراہ اور گمراہ کرنے والا ﴿﴾ ہے۔

حق اور سچ یہ ہے کہ ہمارے خاندان سے دو شخص ایسے پیدا ہوئے کہ دونوں کو امتیاز اور فرق 'نیتوں اور حیثیتوں اور اعتقادوں اور اقراروں کا اور نسبتوں اور اضافتوں کا نہ رہا تھا اللہ تعالیٰ کی بے پرواہی سے سب چھن گیا تھا۔ مانند قول مشہور کہ "چوں حفظ مراتب نہ کنی زندیقی" ایسے ہی ہو گئے۔

سوال نمبر ۴:

لوگ کہتے ہیں کہ عرب میں وہابی پیدا ہوا تھا اس نے نیاندھب بنایا تھا۔ علمائے عرب نے اس کی تکفیر کی تھی تقویۃ الایمان اس کے مطابق ہے؟

جواب:

چوتھی بات کا جواب یہ ہے کہ وہابی کا رسالہ متن تھا۔ اور ﴿اسماعیل﴾ گویا اس کی شرح کرنے والا ہو گیا۔

سوال نمبر ۵:

وہ کتاب التوحید جب ہندوستان میں آئی آپ کے حضرت عم بزرگوار اور حضرت والد نے اسے دیکھ کر کیا فرمایا تھا؟

جواب:

پانچویں بات کا جواب یہ ہے کہ بڑے عم ﴿چچا﴾ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ بزرگوار کہ وہ بینائی سے معذور ہو گئے تھے اس کو سنا تو یہ فرمایا اگر

بیماریوں سے معذور نہ ہوتا تو تحفہ اثناء عشریہ کا سا جواب اس کا رد بھی

لکھتا۔ اس کی بخشش وہاب بے منت نے اس بے اعتبار کو کی شرح کا

رد لکھا۔ متن کا مقصد بھی نابود ہو گیا۔ ہمارے والد ماجد نے اس کتاب کو دیکھا نہ تھا۔ بڑے حضرت کے فرمانے سے کہا گیا کہ جب اس کو گمرہ جان لیا تب اس کا رد لکھنا فرمایا۔

سوال نمبر ۶:

مشہور ہے کہ جب اس نئے مذہب کی شہرت ہوئی تو آپ جامع مسجد دہلی میں تشریف لے گئے۔ مولوی رشید الدین خان وغیرہ تمام اہل علم آپ کے ساتھ تھے اور مجمع خاص و عام میں مولوی اسماعیل صاحب اور مولوی عبدالحی صاحب کو ساکت اور عاجز کیا اس کا کیا حال ہے؟

جواب:

چھٹی بات کا جواب یہ ہے کہ یہ بات تحقیق اور سچ ہے کہ میں نے مشاورت کی راہ سے کہا تھا کہ تم نے سب سے جدا ہو کر تحقیق دین میں کی ہے۔ وہ لکھو کچھ ظاہر نہ کیا۔ ہماری طرف سے جو سوال ہوئے تھے اس کے جواب میں ہاں جی ہاں جی کر کے مسجد سے چلے گئے۔

سوال نمبر ۷:

اسوقت آپ کے خاندان کے شاگرد اور مریدان کے طور
﴿طریقے﴾ پر تھے یا آپ کے موافق؟

جواب:

ساتویں بات کا جواب یہ ہے کہ اس مجلس تک سب ہمارے طور
﴿طریقے﴾ پر تھے۔ پھر ان کا جھوٹ سن کر کچے کچے آدمی آہستہ
آہستہ پھرنے لگے اور ہمارے والد کے شاگردوں اور مریدوں میں
سے بہت بچے رہے شاید کوئی نادر پھرا ہو تو مجھے اس کی خبر نہیں ہے۔

﴿مولانا اسماعیل دہلوی اور تقویۃ الایمان ص ۱۰﴾

۶

دہلی والے بڑے پیر حضرت علامہ ابوالحسن زید فاروقی مدظلہ العالی کا
فرمان: قمری حساب سے ۵ سال ۵ مہینے ۷ دن اور شمسی حساب سے
۵ سال ۳ مہینے ۲۰ دن یہ تحریک چلی مولانا اسماعیل نے نجدی ﴿محمد بن
عبدالوہاب﴾ کی پیروی میں وہی قدم اٹھایا جو نجدی اٹھا چکا تھا کہ جو

شخص اس کی تعلیمات کو تسلیم نہ کرے وہ قتل کر دیا جائے اور یہ مسلک اہل ہوا کا ہے۔

۷

مولانا عبدالحکیم شرف قادری نے فرمایا: سرحدی مسلمان سکھوں کے ساتھ جہاد کے نام پر مجاہدین کا ساتھ دے رہے تھے مولوی اسماعیل دہلوی اور ان کے ساتھیوں کے وہابیہ عقائد بات بات پر کفر کا فتویٰ اور مجاہدین کے ساتھ پٹھان خواتین کے جبری نکاح وغیرہ ذالک وہ امور تھے جنہوں نے سرحد کے غیرت مند پٹھانوں کو مشتعل کر دیا۔ چنانچہ پشاور میں مجاہدین کی خاصی بڑی جماعت کو تہ تیغ کر دیا گیا۔ سرسید تو یہاں تک کہتے ہیں کہ ۱۲۴۶ھ مطابق ۱۸۳۱ء میں انہی کے ہاتھوں بالا کوٹ میں مولوی اسماعیل دہلوی اور سید صاحب اور ان کے ساتھیوں کا خاتمہ ہوا۔ ﴿مقدمہ تحقیق الفتویٰ ص ۲۴﴾

۸

نیز فرمایا قرآن و حدیث کی تعلیم کے مطابق راہ راست وہ صحیح

طریقہ ہے جس پر نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام اور سلف صالحین چلتے رہے

مولوی اسماعیل دہلوی نے پوری کوشش کی کہ امت مسلمہ کو سلف صالحین اور بارگاہ رسالت سے منقطع کر دیا جائے اور جو مسلمان اس تعلق کا تحفظ کرنا چاہیں انہیں بے دردی سے کافر و مشرک قرار دے دیا جائے۔ ﴿مقدمہ تحقیق الفتویٰ ص ۲۸﴾

۹

غیر مقلدوں کے مایہ ناز عالم دین و حید الزماں کا قول: ہمارے بعض متاخرین بھائیوں نے شرک کے بارے میں بہت شدت اختیار کی ہے اور اسلام کا دائرہ تنگ کر دیا ہے اور مکروہ یا حرام امور کو شرک قرار دے دیا ہے ﴿ہدیۃ المحدثی﴾ اور اس کے حاشیہ پر لکھا ہے وہ شیخ عبدالوہاب ہیں جنہوں نے ان امور کو شرک قرار دیا۔ جیسا کہ اہل مکہ کی طرف ارسال کردہ اس کے بیٹے محمد اور پوتے عبداللہ کے مکتوب سے معلوم ہوتا ہے اور مولانا اسماعیل نے تقویۃ الایمان میں اکثر امور میں اس کی پیروی کی ہے۔ ﴿ہدیۃ المحدثی ص ۲۶﴾

۱۰

حضرت مولانا سید نعیم الدین فاضل مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا

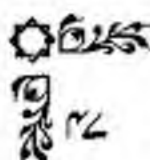
قول مبارک: ”مولوی اسماعیل دہلوی نے متعدد کتابیں تصنیف کی ہیں

جن میں سے تقویۃ الایمان بہت مشہور ہے اور اس کی بکثرت اشاعت کی گئی ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں چھپ کر ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں پہنچ چکی ہے اور ہزار ہا بندگان خدا اس کتاب سے گمراہ ہو گئے ہیں۔ مولوی اسماعیل کے مقدر نے یاروی نہ کی اور انہیں ہندوستان کی فرمانروائی نصیب نہ ہوئی لیکن اس کے پر پیگندہ سے ہزار ہا بلکہ لاکھوں آدمی بے دین اور بزرگان دین و اکابر اسلام حتیٰ کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ السلام کی جناب میں گستاخ ہو گئے۔ جس سے ہند کے کفار کو ہمت ہوئی اور وہ آئے دن اسلام و پیشوایان اسلام کی شان میں گستاخانہ لب کشائی کرنے لگے۔ ﴿الطیب البیان ص ۴﴾

۱۱

دہلی کے بڑے پیر علامہ زید ابوالحسن فاروقی مدظلہ العالی کا ارشاد گرامی: ”انگریزوں نے وہ ہنگامے دیکھے جو ۱۲۴۰ھ مطابق ۱۸۲۵ء میں دہلی کی جامع مسجد میں ہوئے اور پھر دیکھا کہ کس طرح مسلمان فرقوں

اور ٹولیوں میں بٹے۔ اور یہ سب کچھ اس کتاب ﴿تقویۃ الایمان﴾ کی



- ۱۹۔ شرک کے متعلق دو الگ الگ نظریے۔ ۲۷
- ۲۰۔ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کی عطا سے تصرف کرنا۔ ۵۴
- ۲۱۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی امت کے ولی کا تصرف۔ ۵۵
- ۲۲۔ حبیب خدا ﷺ کا لفظ کن سے تصرف کرنا۔ ۵۶
- ۲۳۔ رسول اللہ ﷺ کے چاہنے سے کیا ہوتا ہے۔ ۵۷
- ۲۴۔ سیدنا محبوب سبحانی قطب ربانی غوث اعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تصرف کے بارے میں ارشاد مبارک۔ ۶۰
- ۲۵۔ امام الاولیاء سیدی داتا گنج بخش ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد مبارک۔ ۶۳
- ۲۶۔ دریائے نیل کا سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تصرف سے جاری ہونا۔ ۶۴
- ۲۷۔ سلطان الہند خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تصرف کے متعلق ارشاد مبارک۔ ۶۵
- ۲۸۔ تصرف اولیاء کا عظیم الشان کارنامہ۔ ۶۶



وجہ سے ہوا لہذا اس کتاب کو ہندوستان کے گوشہ گوشہ تک پہنچایا جائے

تا کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے مخالف ہوں اور انگریز سکون کے ساتھ حکومت کرے۔ ﴿مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان﴾

۱۲

پروفیسر محمد شجاع الدین کا اعتراف کہ انگریزوں نے کتاب تقویۃ الایمان مفت تقسیم کی۔ چنانچہ ڈاکٹر قمر النساء ایم اے نے لکھا

ہے: اعترف بروفیسر محمد شجاع الدین

المتوفی ۱۹۶۵ء دینس قسم التاریخ بکلیتہ دیال

سنگھ بلاہور فی مکتوبہ الی البروفیسر خالد

البزمی بلاہور ان الانجیز بین قدوزعوا کتاب

تقویۃ الایمان بغیر ثمن یعنی پروفیسر محمد شجاع الدین صدر

شعبہ تاریخ دیال سنگھ کالج لاہور نے جن کی وفات ۱۹۶۵ء میں ہوئی

اپنے ایک خط میں پروفیسر خالد بزمی لاہوری کو لکھا ہے اور اعتراف کیا

ہے کہ انگریزوں نے کتاب تقویۃ الایمان مفت تقسیم کی ہے۔

﴿مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان ص ۵۱﴾

۱۳

دہلی کے حضرت علامہ ابوالحسن زید فاروقی کا ارشاد مبارک:
 ”مجھ کو تقویۃ الایمان میں وہابیت کے اثرات نظر آئے لہذا میں نے
 مختصر طور پر محمد بن عبدالوہاب کے حالات کا مطالعہ کیا اور ان کے رسالہ
 رد الاشراک کا دقیق نظر سے مطالعہ کیا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ مولانا اسماعیل
 نے جو کچھ اس رسالہ ﴿تقویۃ الایمان﴾ میں لکھا ہے نجدی کے
 رد الاشراک سے لیا ہے۔

۱۴

مولوی اسماعیل دہلوی کا اپنا اقرار: ”میں نے یہ کتاب
 ﴿تقویۃ الایمان﴾ لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا
 تیز الفاظ بھی آگئے ہیں اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے مثلاً ان امور کو جو
 شرک خفی تھے شرک جلی لکھ دیا گیا ہے۔

﴿مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان ص ۵۴﴾

تبصرہ:

بیشک یہ وہ خرابی ہے جس کی وجہ سے ہندوستان کے مسلم حصہ میں ایک خطرناک جنگ چھڑ گئی ہے معمولی معمولی باتوں کو شرک جلی قرار دینا کسی مسلمان کا کام نہیں کیونکہ اس کی وجہ سے تمام ولی قطب ابدال اور غوث بلکہ انبیاء و مرسلین مشرک اور جہنمی ٹھہرتے ہیں۔

العیاذ باللہ العیاذ باللہ تعالیٰ ﴿ابوسعید غفراء﴾

۱۵

حضرت پیر طریقت سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک: ”الحاصل بتوں اور کالمین کی ارواح میں فرق ظاہر و باہر ہے۔ لہذا بتوں کے بارے میں نازل ہونے والی آیات کو انبیاء اور اولیاء پر چسپاں کرنا جیسا کہ تقویۃ الایمان میں ہے نہایت قبیح تحریف اور بدترین تخریب کاری ہے۔ ﴿مقدمہ تحقیق الفتویٰ ص ۳۶﴾

۱۶

مولانا عبدالحکیم شرف قادری نے فرمایا: چوں کہ تقویت الایمان

میں عامۃ المسلمین کو مشرک اور بدعتی قرار دیا گیا تھا اس لیے علمائے اہلسنت نے سختی سے اس کا نوٹس لیا یہاں تک کہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے بھی اس سے برأت اور بیزاری کا اظہار فرمایا۔ مولانا مخصوص اللہ مولانا محمد موسیٰ، حضرت شاہ احمد سعید مجددی، مفتی صدر الدین آزرودہ، شاہ فضل حق خیر آبادی، شاہ عبدالمجید بدایونی، شاہ فضل رسول بدایونی قدست اسرار ہم ایسے اکابر معاصرین نے تقریر و تحریر کے ذریعہ ردِ بلیغ کیا کچھ لوگوں نے ان نظریات کو اپنا کر حمایت کا راستہ اختیار کیا پھر فریقین میں وہ معرکہ آرائی ہوئی کہ پورا ہندوستان میدان کارزار دکھائی دینے لگا۔ ﴿مقدمہ تحقیق الفتوی ص ۵۱﴾

تبصرہ:

اس کتاب کی بدولت آج اپنے آپ کو حنفی کہلانے والے دو گروہوں میں بٹ گئے ہیں ایک گروہ وہ ہے جو کہ حبیب خدا سید انبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ بے کس پناہ میں نیاز مند اور اولیاء امت کے دامن کے ساتھ وابستہ ہے وہ سنی حنفی بریلوی کہلاتے ہیں۔

دوسرا گروہ وہ ہے جو اس کتاب تقویۃ الایمان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر عظمت مصطفیٰ ﷺ اور شان اولیاء سے کٹ چکا ہے اور وہ سنی حنفی دیوبندی کہلاتے ہیں اور یہ کتاب علمائے دیوبند کے نزدیک اس پائے کی ہے کہ انہوں نے اس کا گھر میں رکھنا پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام قرار دیا ہے۔ چنانچہ صدر دارالعلوم دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے فتاویٰ رشیدیہ میں لکھا ہے: اور کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور شرک و بدعت میں لا جواب ہے استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہیں اس کا رکھنا پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ مؤب صفحہ ۲۱۹)

صدر دیوبند کا یہ کہنا کہ استدلال اس کے قرآن و حدیث سے ہیں سراسر غلط ہے پڑھ کر دیکھیں ”البرہان“ یا ”خليفة الله“۔
اللہ تعالیٰ سب کو بے ادبی سے بچائے اور منعم علیہم کے ساتھ وابستہ رکھے۔ آمین۔

فصل سوم

شرک کی برائی

یقین جان لینا چاہیے کہ شرک اور کفر ناقابل معافی جرم ہیں
شرک کی بخشش ہو ہی نہیں سکتی۔ یعنی کافر و مشرک بغیر توبہ کیے مر جائے
تو وہ ہرگز نہ بخشا جائے گا۔ قرآن مجید میں ہے: **ان الله لا يغفر ان**

يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء

یعنی بالتحقیق اللہ تعالیٰ شرک کو نہیں بخشے گا اور اس کے نیچے جو
گناہ ہیں وہ اللہ تعالیٰ بخش دے گا۔ جس کے لیے چاہے نیز قرآن
مجید میں ہے: **ومن يشرك بالله فكأنما خر من السماء**

فتخطفه الطير او تهوى به الريح في مكان سميم

یعنی جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرے گویا وہ
آسمان سے گر پڑا اور اسے پرندے اچک لیں یا اس کو آندھی دور کے
مکان میں پھینک دے۔

نیز قرآن پاک میں ہے: **ان الذين كفروا من اهل**

الكتاب والمشرکین فی نار جہنم خالد بن فیہا
اولئک ہم شر البریہ

بے شک جو لوگ اہل کتاب میں سے کافر ہیں اور مشرک لوگ
دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہے گے یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں۔
یہاں تک تو سب کا اتفاق ہے کہ شرک اکبر الکبائر ہے اور
مشرک بخشا نہیں جائے گا۔ لیکن یہ کہ شرک کیا ہے۔ اس میں دو الگ
الگ نظریے ہیں۔ ایک نظریہ قرآن و حدیث کا ہے۔ نبیوں، ولیوں
صدیقوں کا ہے۔ دوسرا نظریہ خارجیوں کا ہے۔

قرآن و حدیث اور نبیوں ولیوں کا یہ نظریہ ہے کہ غیر اللہ کو اللہ تعالیٰ
کیساتھ برابر ماننا غیر اللہ کے لیے کوئی صفت ذاتی ﴿غیر عطائی﴾ ماننا
غیر اللہ کو مستحق عبادت ماننا یہ شرک ہے لیکن یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی نبی یا ولی
کو علم یا اختیار یا تصرف عطا کرے یہ ہرگز شرک نہیں ہے۔

خارجیوں کا نظریہ یہ ہے کہ غیر اللہ کے لیے اختیار یا تصرف ماننا
یہ شرک ہے اور وہ کافروں اور بتوں کے بارے میں نازل شدہ آیات

مبارکہ کو ایمان والوں ﴿نبیوں۔ ولیوں﴾ پر چسپاں کرتے ہیں۔ اسی

لیے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خارجیوں کو بدترین مخلوق جانتے تھے۔

چنانچہ صحیح بخاری میں ہے: وکان ابن عمر یراہم

شرار خلق اللہ وقال انہم انطلقوا الی آیات نزلت
فی الکفار فجعلوہا علیہ المومنین۔

(صحیح بخاری جلد دوم باب قتال الخوارج)

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خارجیوں کو بدترین مخلوق شمار کرتے تھے اور فرمایا یہ اس لیے کہ جو آئیں کافروں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں خارجی لوگ ان آیتوں کو ایمان والوں ﴿نبیوں﴾ و لیوں ﴿پر چسپاں کرتے ہیں اور یہ خارجیوں والا نظریہ مولوی اسماعیل نے تقویت الایمان میں اختیار کیا ہے اور وہی آئیں جو کہ کافروں اور بتوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں لکھ کر تاثر دیا ہے کہ جو کوئی نبیوں و لیوں کے لیے اختیار یا تصرف ثابت کرے خواہ اللہ کی عطا سے ہی کرے وہ مشرک ہے۔ مثلاً تقویۃ الایمان کے پہلے

باب توحید و شرک میں پہلی آیت مبارکہ لکھی ہے:

ويعبدون من دون الله مالا يضرهم ولا

ينفعهم ويقولون هؤلاء شفعاؤنا عند الله قل ابتنون

الله بما لا يعلم في السموات ولا في الأرض

سبحان، وتعالى عما يشركون۔

اس آیت مبارکہ کا پہلا لفظ ”ويعبدون من دون

الله“ ثابت کر رہا ہے کہ یہ آیت بتوں اور ان کے پجاریوں کا فروں

مشرکوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ کفار مکہ بتوں کی عبادت

کرتے تھے اس آیت پاک کو ایمان والوں پر چسپاں کرنا خارجیوں کا

ہی وطیرہ ہو سکتا ہے۔

کوئی مسلمان کسی بزرگ کسی نبی ولی کی عبادت نہیں کرتا۔

مسلمان عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی کرتے ہیں۔ دوسری آیت مبارکہ

اسی باب کی ملاحظہ ہو: والذین اتخذوا من دونه اولياء ما

نعبدهم الا ليقربونا الى الله زلفا

جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں دوست بنا رکھے ہیں

وہ ان کی عبادت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ان کی اس لیے عبادت

کرتے ہیں تاکہ یہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیں۔

اور یہ روز روشن کی طرح واضح ہے کہ کوئی مسلمان غیر اللہ کی عبادت نہیں کرتا۔ لہذا یہ آیت بھی بتوں کے پجاریوں کافروں کے بارے میں ہے۔

پھر تیسری آیت مبارکہ جو کہ تقویت الایمان کے رد الاشراک فی التصرف میں لکھی ہے اس میں صراحۃً لفظ عبادت کا موجود ہے:

ويعبدون من دون الله مالا يملك لهم رد فقامن
السموات ولا ارض شياء ولا يستطيعون۔

اور ظاہر کہ ”من دون اللہ“ کی عبادت کافر ہی کرتے ہیں۔ ایمان والے ہرگز ”من دون اللہ“ کی عبادت نہیں کرتے یوں ہی رد الاشراک فی العبادۃ میں ”الاتعبدوا الا اللہ“ میں لفظ عبادت صراحۃً موجود ہے جو کہ ثابت کر رہا ہے کہ یہ آستیں کافروں بت پوجنے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ ان آیات مبارکہ کو ایمان والوں۔ نبیوں۔ ولیوں۔ بزرگوں پر لگانا اپنے خارجی ہونے کا

ثبوت فراہم کرنا ہے۔ اور تقویت الایمان کے مصنف نے اپنی کتاب

۲۹۔ مخدوم الاولیاء حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

تصرف سے مردہ زندہ ہو گیا۔ ۶۷

۳۰۔ خواجہ بہاؤ الحق غوث ملتانی کا تصرف۔ ۶۸

۳۱۔ صاحب تقویت الایمان کی تعلیم سے ان کے داد جان

شاہ ولی اللہ مشرک ٹھہرے۔ ۷۱

۳۲۔ شاہ ولی اللہ کا تصرف اولیاء کے متعلق اعلان۔ ۷۳

۳۳۔ خاتمہ۔ ۷۴

۳۴۔ رسول خدا سید الانبیاء ﷺ کی دعا۔ ۷۵

۳۵۔ ولیوں کی شان میں گستاخی کرنیوالے عموماً

بے ایمان ہو کر مرتے ہیں۔ ۷۷

۳۶۔ نصیحت آموز واقعہ۔ ۷۷

۳۷۔ ولیوں کے ساتھ ادب کرنے سے گناہ گار بخشا گیا۔ ۷۹

۳۸۔ اپیل: اسے ضرور پڑھیں بلکہ بار بار پڑھیں۔ ۸۰

میں یہی کچھ کیا ہے۔ یعنی سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فرمان کے مطابق خارجیوں کا رول ادا کیا ہے۔ کافروں اور بتوں والی آستیں لکھ لکھ کر ایمان والوں ﴿نبیوں۔ ولیوں اور بزرگوں﴾ پر چسپاں کی ہیں اور اس دھوکہ دہی سے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں مسلمان گمراہ ہوئے اور شان رسالت و شان ولایت میں گستاخ ہو گئے۔

فالی اللہ المشتکی۔

اب چند باتیں جو تقویت الایمان میں کافروں کے بارے میں نازل شدہ آیات مبارکہ کو نبیوں ولیوں پر لگا کر بیان کی ہیں۔ وہ درج کی جاتی ہیں۔

﴿اول﴾ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

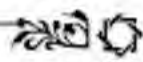
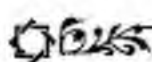
﴿تقویت الایمان ص ۷ مطبع دفتر اخبار محمدی دہلی﴾

﴿دوم﴾ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ ۱۔

﴿تقویت الایمان ص ۷ مطبع دفتر اخبار محمدی دہلی﴾

ذرا اس بات کا عنوان ملاحظہ ہو جس کا نام محمد یا علی ہے کتنے

۱۔ اس کے متعلق مطالعہ کریں ”البرہان“ یا ”خلیفۃ اللہ“ کا۔



گرے ہوئے الفاظ ہیں گویا کہ مصنف کو ان حضرات کے ساتھ کوئی لمحہ
محبت و عقیدت نہیں ہے۔ انسان بالکل بیگانہ ہو تو بھی اس کا ذکر اچھے
الفاظ سے کر دیتا ہے۔ اب ذرا غور کیجئے کہ جو شخص تقویت الایمان پر
اعتقاد رکھے گا وہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کا کیا ادب کرے گا۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

بلکہ تقویت الایمان کی تعلیم ہی بے ادبی اور گستاخی پر ہے۔
چنانچہ تقویت الایمان کے صفحہ ۱۵ پر لکھا:

جان لیان چاہئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان

کے آگے چہرے سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ ﴿معاذ اللہ﴾

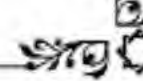
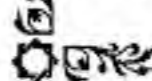
حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔

اے ایمان والو جو تم میں سے متقی پرہیزگار ہیں وہ بے شک اللہ تعالیٰ
کے ہاں عزت و آبرو والے ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وکان عند اللہ وجیہا۔

کہ موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت و آبرو والے



تھے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وجیہا فی الدینا ولاخرة۔

عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے دربار و دنوں جہاں میں عزت و
آبرو والے ہیں۔

نیز اللہ تعالیٰ نے قرآن ذیشان میں فرمایا: ولله العزة

ولرسوله وللمؤمنین ولكن المنافقین لا یعلمون۔

یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کا پیارا رسول اور ایمان دار عزت والے
ہیں لیکن منافق لوگ نہیں جانتے۔

ان چاروں آیتوں کی موجودگی میں کوئی مسلمان بھلا یہ کہہ سکتا
ہے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چھارے زیادہ
ذلیل ہے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

﴿سوم﴾ معلوم ہوا کہ اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں

تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی۔ ﴿ص ۷﴾

﴿چہارم﴾ اب بھی جو کوئی کسی مخلوق کا عالم میں تصرف ثابت

کرے اور اپنا وکیل سمجھ کر اس کو مانے اب اس پر شرک ثابت ہو

جاتا ہے۔ ﴿ص ۳۲﴾

﴿پنجم﴾ اللہ کا ساتھ صرف ثابت کرنا محض شرک ہے پھر خواہ یوں

مجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں مجھے کہ اللہ نے

ان کو ایسی طاقت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ ﴿ص ۱۰﴾

زاں بعد قرآن و حدیث اور انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام

کے نظریات تحریر کیے جاتے ہیں تاکہ پڑھنے والے حضرات بخوبی جان

لیں کہ تقویت الایمان میں جو نظریات درج ہیں یہ ہرگز نبیوں و لیوں

کے نظریات نہیں ہیں بلکہ یہ خارجیوں کے نظریات ہیں اور ان تقویت

الایمانی نظریات کی رو سے سارے نبی و ولی، غوث، قطب اور ان کے

ماننے والے مشرک ٹھہرتے ہیں۔ ﴿معاذ اللہ ثم معاذ اللہ﴾

۱

قرآن پاک میں ہے حضرت عیسیٰ نبی علیہ السلام نے فرمایا:

انسی اخلق لکم من الطین کھینۃ الطیر

فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ

﴿قرآن مجید سورۃ آل عمران﴾

یعنی مٹی سے پرندہ میں بناتا ہوں پھر اس میں پھونک میں لگاتا ہے

ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ کے اذن اور عطا سے پرندہ بن کر اڑ جاتا ہے۔

اس پر غور کیجئے تخلیق کس کا کام ہے۔ یہ کام یعنی پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کا

کام ہے لیکن یہ تصرف اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام کر رہے ہیں۔

”اٰخلاق“ صیغہ واحد متکلم کا ہے۔ یعنی میں پیدا کرتا ہوں فرق یہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ کا فعل خلق ذاتی ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کا فعل خلق عطائی

ہے۔ مگر صاحب تقویت الایمان اسے بھی شرک قرار دے رہے ہیں۔

پڑھئے عبارت نمبر ۴: ”جو کوئی کسی مخلوق کا عالم میں تصرف

ثابت کرے اپنا وکیل سمجھ کر اس کو مانے اب اس پر شرک ثابت

ہو جاتا ہے۔“

نیز یہ کہ ”پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو

خود بخود ہے۔ خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی طاقت بخشی

ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔“

اور قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی عطاۓ عیسیٰ علیہ السلام کیلئے

تصرف ثابت کر رہا ہے۔ یہیں تفاوت راہ است از کجائتا کجائتا۔

۲

ذرا اس پر بھی غور کیجئے کہ مردے زندہ کرنا یہ کس کا کام ہے ہر کوئی جانتا ہے کہ مردے زندہ کرنا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے مگر قرآن مجید یہی کام عیسیٰ علیہ السلام کے لیے ثابت کر رہا ہے۔

”واحي الموتى باذن الله“

یعنی مردے میں زندہ کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے اذن و عطا سے۔ ﴿قرآن مجید سورۃ آل عمران﴾

اس سے بڑا تصرف کیا ہوگا مگر تقویت الایمانی نظریات کی رو سے یہ محض شرک ہے۔

لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔

۳

قرآن پاک کے نظریہ کے مطابق حضرت سلیمان علیہ السلام کی امت کے ولی نے اللہ تعالیٰ کی عطا سے ایسا تصرف کیا کہ بلقیس کا نہایت ہی وزنی تخت آنکھ جھپکنے میں سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر کر دیا۔ ﴿قرآن مجید سورۃ نمل﴾

اور ایسا تصرف کرنا خواہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہو تقویٰ
الایمان نظریہ کی رو سے محض شرک ہے۔

احادیث مبارکہ سے تصرف باعطا اللہ

۴

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنی شان بیان فرمائی ہے:

”انما قولنا لشئ اذا اردنا ان نقول له کن
فیكون“ ﴿سورۃ نمل﴾

یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جب ہم کسی چیز کا کرنے کا ارادہ
کرتے ہیں تو اسے کن فرماتے ہیں تو وہ چیز ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ
کی عطا سے رسول اکرم ﷺ نے لفظ کن سے ہی تصرف فرمایا۔

چنانچہ حکم بن ابوالعاص نبی کریم ﷺ کی مجلس میں بیٹھتا اور
جب رسول اکرم ﷺ کچھ ارشاد فرماتے تو اپنا منہ ٹیڑھا کرتا رسول اللہ
ﷺ نے دیکھ لیا تو فرمایا: ”کن کذا لک“

ایسے ہی ہو جا تو اس کا منہ مرتے دم تک ٹیڑھا ہی رہا یہ حدیث

پاک علامہ سیوطی نے مستدرک بیہقی اور طبرانی سے خصائص کبریٰ میں تحریر کی ہے نیز فرمایا کہ اس حدیث مبارک کو امام حاکم نے صحیح کہا ہے۔ ﴿خصائص کبریٰ ج ۲ ص ۷۹﴾

۵

نیز امام بیہقی سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ ایک دن رسول اکرم ﷺ نے خطبہ دیا تو ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی نقل کر رہا تھا۔

یہ دیکھ کر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”كذلك فكن“ ایسے ہی ہو جا تو وہ مخبوط الحواس ہو گیا۔ دو مہینے یونہی رہا پھر جب اسے ہوش آیا تو اس کا منہ ٹیڑھا ہی تھا۔

﴿خصائص کبریٰ ج ۲ ص ۷۹﴾

غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ کن فرمائے تو کام ہو جاتا ہے وہی لفظ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ تصرف سے اللہ تعالیٰ کے حبیب نے فرمایا تو ویسے ہی ہو گیا۔ لیکن تقویت الایمان کے مطابق یہ محض شرک ہے۔

لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔

۶

تقویت الایمانی نظریہ یہ ہے کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں

ہوتا۔

عبارت نمبر املما حظہ ہو۔

لیکن یہ نبیوں ولیوں کے نظریہ کے سراسر خلاف ہے حدیث پاک میں ہے کہ ایک شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں رہ کر کچھ لکھا کرتا تھا وہ اسلام سے مرتد ہو کر چلا گیا تو حبیب خدا ﷺ کی زبان حق ترجمان پر جاری ہوا: "ان الارض لا تقبلہ"

زمین اسے ہرگز قبول نہیں کرے گی وہ شخص مر گیا اور حضرت ابو طلحہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس علاقے میں گئے۔ جہاں وہ مرا تھا دیکھا کہ وہ مردہ زمین کے اوپر پڑا ہوا ہے پوچھنے پر لوگوں نے بتایا کہ ہم نے اسے کئی بار دفن کیا ہے مگر زمین نے اسے قبول نہیں کیا بلکہ اسے نکال باہر پھینکا ہے۔ ﴿بخاری و مسلم مشکوٰۃ شریف ص ۵۳۶﴾

۷

صحیح مسلم میں ہے ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ کے سامنے

ہاتھ سے کھانا شروع کر دیا۔ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”کل بيمينك“

دائیں ہاتھ سے کھا تو اس نے براہ تکبر کہہ دیا۔ میں دائیں ہاتھ

سے نہیں کھا سکتا تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”ما استطعت“

تو دائیں ہاتھ سے نہیں کھا سکے گا تو پھر اس کے بعد اس کا

دائیں ہاتھ منہ تک نہ اٹھ سکا۔ حاصل کلام یہ کہ جس دل میں ایمان کی

رقم باقی ہے وہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا اور

یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے بھی تصرف کرنا محض شرک ہے اور یہ کہ جس کا

نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں اللہ تعالیٰ ادب کی توفیق عطا

کرے اور صریح حدیثوں کی خلاف ورزی سے بچائے۔

بجاء حبیبہ الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

علی الہ واصحابہ وسلم۔

۸

تقویۃ الایمانی نظریہ یہ ہے کہ جو کوئی کسی مخلوق کا عالم

میں تصرف ثابت کرے اس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے پھر خواہ یوں سمجھے

حرف آغاز

مولوی اسماعیل صاحب دہلوی نے کتاب لکھی ہے جس کا نام تقویت الایمان ہے اس میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کا مذہب بیان کیا ہے اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کا مذہب انگریزوں کا ساختہ اور پیش کردہ ہے اگر کسی کو تحقیق کا شوق ہو تو وہ ہمفرے انگریز کی رپورٹ جو کہ ہمفرے کے اعترافات کے نام سے شائع ہو چکی ہے پڑھ کر اپنی تسلی کرے۔ اس رپورٹ سے اجمالاً ذکر یہ کہ حکومت برطانیہ نے جب نوآبادیات کی وزارت قائم کی تو اس میں کچھ لوگ جاسوسی کے لئے مقرر کئے گئے۔ ان میں سے ایک جاسوس ہمفرے نامی تھا۔ اس نے متعدد ملکوں کے دورے کئے وہ ترکی گیا وہاں وہ طالب علم کے بھیس میں جاسوسی کرتا رہا اور حکومت برطانیہ کو رپورٹیں بھیجتا رہا۔ پھر وہ واپس برطانیہ گیا۔ وہاں سے تازہ تجاویز اور ہدایات لے کر دوسری مرتبہ وزارت نوآبادیات کے حکم سے عرب ممالک میں آیا اور اس کی ملاقات محمد بن عبدالوہاب نجدی سے بصرہ میں ہوئی۔ ہمفرے کا کہنا ہے کہ میں

کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی طاقت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے لیکن سارے ولیوں، غوثوں، قطبوں کا نظریہ یہ ہے کہ اولیاء کرام اللہ تعالیٰ کی عطا سے جہان میں تصرف کرتے ہیں بلکہ تصرف تو ولایت کی طاقت کا دوسرا نام ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے ولیوں کو عطا کرتا ہے۔

ولیوں غوثوں اور قطبوں کا نظریہ

محبوب سبحانی قطب ربانی غوث اعظم جیلانی قدس سرہ نے اپنی کتاب فتوح الغیب میں تحریر فرمایا: اذا كنت في امره كانت الاكوان في امره۔ ﴿فتوح الغیب مقالہ نمبر ۱۳﴾
یعنی اے بندے جب تو اللہ تعالیٰ کے زیر فرمان ہو جائے گا تو سارے جہان تیرے زیر حکم ﴿تیرے تصرف میں﴾ ہو جائیں گے۔

نبیوں، ولیوں کے تصرف کے متعلق تفصیل کیلئے کتاب ”خلیفۃ اللہ“ یا ”البرہان“ کا مطالعہ کریں۔

۹

نیز فرمایا غوث اعظم محبوب سبحانی قدس سرہ نے: قال اللہ

تعالیٰ فی بعض کتبہ یا ابن آدم انا اللہ الذی لا

الہ الا انا اقول للشئی کن فیکون اطعنی

اجعلک تقول للشئی کن فیکون۔

﴿فتوح الغیب مقالہ نمبر ۱۳﴾

یعنی اللہ تعالیٰ کا بعض کتابوں میں یہ فرمان آچکا ہے کہ اے

بندے میں ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں میں جب کسی چیز کے

متعلق کہتا ہوں ”کن“ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے اے میرے بندے تو

میری اطاعت کر تو میں تجھے ایسا کر دوں گا کہ تیری زبان سے کن نکلے تو

وہ کام ہو جائے گا۔

۱۰

نیز سیدنا غوث اعظم قدس سرہ نے فرمایا: ثم یرد علیک

التکوین فتکون بالاذن الصریح۔

یعنی اے بندے تجھے سلوک کی منزلیں ملے کرتے ہوئے اللہ

تعالے مرتبہ تکوین ﴿تصرف﴾ عطا کرے گا کہ تو صریح اذن کے ساتھ تصرف کرے گا۔

II

نیز فرمایا: ثم یرد الیہ التکوین فیکون جمیع ما یمحتاج الیہ باذن اللہ۔ ﴿فتوح الغیب ص ۴۶﴾
 یعنی سیدنا غوث اعظم قدس سرہ نے فرمایا ”پھر سالک کو مرتبہ تمکین عطا ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے اذن و عطا سے ہر اس کام میں تصرف کرتا ہے جس کی اسے ضرورت ہوتی ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ تقویت الایمان کا نظریہ یہ ہے کہ جہان میں کسی کے لیے تصرف ثابت کرنا محض شرک ہے خواہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہو اور غوث اعظم محبوب سبحانی قدس سرہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے ولیوں کے لیے تصرف ثابت کر رہے ہیں اور بڑے وثوق سے ثابت کر رہے ہیں تو تقویت الایمانی نظریہ کے مطابق العیاذ باللہ العیاذ باللہ، غوث اعظم محبوب سبحانی بھی مشرک اور ان کے ماننے والے بھی ان کے نظریہ کو مان کر سب کے سب مشرک اور دوزخی ٹھہرے کہ شرک کی سزا ہی ہمیشہ دوزخ میں جلنا ہے۔

ان الزین کفروا من اهل الكتاب

والمشركین فی نار جہنم خالدین فیہا۔

وُعاء:

یا اللہ ہمیں نظر بصیرت عطا کر کہ ہم حق و باطل میں فرق کر سکیں۔

۱۲

امام الاولیاء سید علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری قدس سرہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ ولی ہیں کہ انہیں ولایت خاصہ عطا فرمائی ہے اور وہ اولیاء کرام والی ملک وے اند۔

یعنی وہ اولیاء اللہ تعالیٰ کے ملک کے والی ﴿منتظم﴾ ہیں۔

نیز فرمایا: و مر ایشان را اولیاء عالم گرد آیند۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں کو جہان کا والی ﴿منتظم﴾ بنایا ہے تو کیا اگر وہ کسی قسم کا تصرف نہیں کر سکتے تو والی کسی پتھر کا نام ہے بلکہ آگے چل کر صراحۃً فرمادیا: و اما آنجہ اہل حل و عقد اند

و سر نیگار در گاہ حق جل و علا سہ صد تن

اند۔ ﴿کشف المحجوب ص: ۱۹۱﴾

یعنی اولیاء کرام جو اہل حل و عقد ﴿تصرف کرنے والے﴾ اور دربار الہی کے سپہ سالار اور کوتوال ہیں۔ وہ تین سو ہیں۔

﴿کشف المحجوب فارسی ص ۱۹۰-۱۹۱﴾

پھر اسی سلسلہ میں سرکار داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک واقعہ بھی تحریر فرمایا کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں دریائے نیل اپنی عادت کے مطابق خشک ہو جایا کرتا تھا اور رسم جاہلیت کی بنا پر اسمیں ایک لڑکی کو آراستہ کر کے ڈال دیا کرتے تھے تاکہ دریا جاری ہو۔ فاروق اعظم نے کاغذ کے ٹکڑے پر لکھا اے دریا اگر تو اپنے آپ ٹھہر جاتا ہے تو بے شک جاری نہ ہو اور اگر تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے رکتا ہے تو ”عمر میگوید ہر“ یعنی تجھے عمر حکم دیتا ہے کہ تو جاری ہو اور جب یہ ٹکڑا کاغذ کا دریا میں ڈالا تو دریا جاری ہو گیا۔ ”وایں امارت بہ حقیقت بود“

یعنی یہ حکومت حقیقی حکومت تھی اور میری مراد اس واقعہ سے یہ

ہے کہ ولایت کی شان ثابت کی جائے تاکہ اے عزیز تو جان لے کہ ولی

ایسے کو کہنا روا ہے جس کے اندر ایسی شان ولایت موجود ہو۔

﴿کشف المحجوب ص ۱۹۰﴾

۱۳

سلطان الہند خولجہ خواجگان خولجہ معین الدین چشتی اجمیری قدس

سرہ نے فرمایا: چہ چیز است کہ در قدرت خدا

تعالیٰ نیست مرد را باید کہ در فرمانہائے او تقصیر

نہ کند تا مگر چہ خواهد آں شود۔

﴿دلیل العارفین مؤلفہ خولجہ قطب الدین بختیار کا کی قدس سرہ ص ۲۵﴾

یعنی وہ کون سی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کی قدرت میں نہیں لیکن

مرد کو مرد بننا چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام میں کوتاہی نہ کرے پھر

سالک جو چاہیگا وہ ہو جائے گا۔ خولجہ غریب نواز تو فرمائیں کہ سالک جو

چاہے وہ ہوتا ہے مگر صاحب تقویۃ الایمان کہتا ہے کہ رسول کے چاہنے

سے کچھ نہیں ہوتا یہ بھی عجب مسلمانی ہے۔

اس کے بعد خولجہ غریب نواز قدس سرہ نے تصرف اولیا کا ایک

عجیب و غریب واقعہ بیان فرمایا:

فرمایا کہ ایک دن میں اپنے پیرومرشد خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا اور کچھ درویش اور بھی موجود تھے کہ ایک بوڑھا کمزور جس کی کمر ٹیڑھی ہو چکی تھی لاٹھی ٹیکتا ہوا حاضر ہوا اور اس نے سلام عرض کیا میرے خواجہ نے سلام کا جواب دیا اور کھڑے ہو گئے اور نہایت ہی شفقت فرماتے ہوئے اسے اپنے پاس بٹھایا اور آنے کا سبب دریافت کیا تو اس بوڑھے نے عرض کی کہ میرا لڑکا تیس سال سے لاپتہ ہے جس کی جدائی سے میرا یہ حال ہو گیا ہے۔ یہ سن کر حضرت خواجہ نے سرمراقبہ میں جھکایا کچھ دیر بعد سر مبارک اٹھایا اور حاضرین سے فرمایا اس کے لڑکے کی واپسی کے لیے فاتحہ و اخلاص پڑھ کر دعا کریں دعا کے بعد فرمایا: باباجی جاؤ تھوڑی دیر کے بعد تم اپنے لڑکے کو لے کر یہاں آؤ گے۔ یہ سن کر باباجی آداب بجالا کر خوشی خوشی واپس ہوئے ابھی گھر بھی نہ پہنچے تھے کہ کسی آنے والے نے باباجی کو بشارت دی اور کہا باباجی مبارک ہو تمہارا بیٹا گھر پہنچ گیا ہے باباجی خوشی خوشی گھر پہنچے اور لڑکے کو ملے باباجی کی نظر جو کمزور ہو چکی تھی روشن ہو گئی اور وہ اپنے

لڑکے کو لے کر واپس حضرت خواجہ قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

حضرت خواجہ نے اس لڑکے کو پاس بلا کر پوچھا تو کہاں تھا عرض کیا مجھے

جنوں نے پکڑ کر ایک جزیرہ میں باندھ رکھا تھا اور آج جب کہ میں
بندھا بیٹھا تھا کہ ایک بزرگ جو آپ کے ہی ہم شکل تھے گویا وہ آپ ہی
تھے آئے اور ہاتھ ڈال کر زنجیر کھول دیئے اور مجھے اپنے سامنے کھڑا کر
کے فرمایا کہ تو میرے پاؤں پر پاؤں رکھ اور آنکھیں بند کر لے۔ میں
نے تعمیل حکم کی پھر فرمایا آنکھیں کھول میں نے آنکھیں کھولیں اور اپنے
اپ کو اپنے گھر کے دروازے پر دیکھا پھر کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا کہ
حضرت خواجہ نے اشارہ کر کے منع فرما دیا۔ ﴿دلیل العارفین ص ۲۵﴾
سبحان اللہ یہ شان ہے خدمت گاروں کی سلطان کا عالم کیا ہوگا۔

۱۳

مخدوم الاولیاء خواجہ بہاؤ الدین

شاہ نقشبند قدس سرہ کا تصرف

حضرت خواجہ شاہ نقشبند قدس سرہ نے فرمایا: میں اور میرا ساتھی

محمد زاہد جنگل کی طرف گئے اور معرفت پر بات چل نکلی میں نے کہا

عارف وہ ہوتا ہے جو کسی کو کہے مر جا تو وہ مر جائے اور میں نے اپنے
 ساتھی محمد زاہد کو کہہ دیا مر جا تو وہ مر گیا اور آدھے دن تک وہ مردہ ہی رہا
 اور اس کے جسم پر گرمی کی وجہ سے تغیر بھی ہو چلا تھا تو میرے دل میں یہ
 القا ہوا کہ اسے کہو زندہ ہو جائیں نے تین مرتبہ اس کو کہا زندہ ہو جا تو وہ
 زندہ ہو گیا ﴿مخلصاً﴾ یہ واقعہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی
 کتاب جمال الاولیاء کے ص ۳۹ پر لکھا ہے:

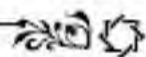
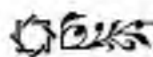
قابل غور بات ہے کہ مردے زندہ کرنا کس کا کام ہے یہ صرف اللہ تعالیٰ
 کا کام ہے وہی زندہ کر نیوالا اور مارنے والا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی عطا
 سے اللہ کے ولی حضرت خواجہ شاہ نقشبند قدس سرہ نے یہ تصرف کیا کہ
 مردہ زندہ ہو گیا۔

۱۵

حضرت خواجہ بہاؤ الحق غوث ملتانی

سہروردی قدس سرہ کا تصرف

ایک دفعہ شیخ الاسلام ﴿خواجہ بہاؤ الحق ملتانی﴾ کے چند ارادت مند

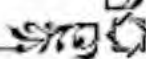
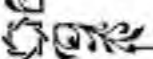


بغداد سے ملتان چلے آتے تھے اتفاق سے وہ ایسے صحرا میں پھنسے

جہاں انہیں پانچ دن تک پانی نہ ملا۔ پیاس سے وہ سخت پریشان ہوئے اور مرنے کے قریب پہنچ گئے۔ موت و حیات کی کشمکش کے دوران انہوں نے شیخ الاسلام ﴿خواجه ملتانی﴾ کا نام لے کر پکارا۔ اسی اثناء میں ایک درویش ظاہر ہوئے اور انہیں پانی پلا کر چلے گئے ان لوگوں نے اس سے پہلے حضرت خواجه بہاؤ الحق ملتانی کو نہیں دیکھا ہوا تھا۔ اور جب ملتان پہنچے تو دیکھا کہ جس بزرگ نے صحرا میں پانی پلایا تھا وہ شیخ الاسلام خواجه ملتانی ہیں یہ دیکھ کر انہوں نے بے اختیار ٹو پیاں اتار کر حضور کے قدموں میں ڈال دیں۔ ﴿تذکرہ بہاؤ الدین ذکر یا ملتانی ص ۲۵۵﴾

میرے عزیز یہ چاروں سلسلوں قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ کثر ہم اللہ تعالیٰ کے چاروں بزرگوں کے چند ارشادات اور تصرف کے واقعات بطور نمونہ بیان کئے ہیں ورنہ ان حضرات کے اور ان کے خلفاء اور ان سلسلوں کے اولیاء کرام کے تصرفات جو ان کو ان کے رب کریم نے عطا فرمائے ہیں اتنے بے شمار ہیں کہ بڑی سے بڑی ضخیم

کتاب بھی ان کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ ان چند واقعات اور ارشادات کو



نے محمد بن عبدالوہاب کی جاہ پسندی، آزاد خیالی کو دیکھا کہ یہ بزرگان

دین کا معتقد نہیں حتیٰ کہ خلفائے راشدین کو بھی خاطر میں نہیں لاتا۔ یہ اگر ہمارے جال میں آجائے تو اس کے ذریعے اسلامی ممالک میں گڑبڑ اور تفریق و انتشار پھیلا کر اسلامی حکومتوں کو کمزور اور ختم کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ میں نے اس کو اپنا ہمنوا بنانے کی کوششیں شروع کر دیں اور اس کو یہاں تک ڈھالا کہ وہ بالکل ہمارا ہی ہو گیا۔ ﴿نوٹ﴾ اس کی اخلاقی حالت جہاں تک گئی اور ہمفرے نے بیان کی وہ ہم نہیں بیان کریں گے کیونکہ ہمارا مقصد کسی پر کیچڑ اچھالنا نہیں بلکہ ہمارا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ ایمان والوں کے ایمان بچ جائیں۔ ہاں اگر کسی کو محمد بن عبدالوہاب کی اخلاقی حالت اور بے راہ روی دیکھنے کا شوق ہو تو وہ ہمفرے کی رپورٹ پڑھ کر دیکھ سکتا ہے۔ ہم ہمفرے کی رپورٹ کا وہی حصہ لکھیں گے جس کا تعلق مذہب سے ہے۔ ہمفرے لکھتا ہے۔ پھر میں برطانیہ میں نوآبادیات وزارت کی کانفرنس میں شرکت کیلئے واپس گیا پھر تیسرے سفر پر مجھے وزارت نوآبادیات کے

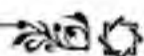
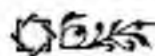
سیکرٹری نے ہدایات دے کر واپس بھیجا اور محمد بن عبدالوہاب سے ایک

پڑھ کر مسلمان کی آنکھیں کھل جانی چاہیں اور دیکھ لینا چاہئے کہ تقویت الایمان نے کس بے دردی سے سب کو ہی مشرک قرار دے دیا ہے۔ اس کی تعلیم کی رو سے سیدنا داتا گنج بخش، سیدنا غوث اعظم جیلانی محبوب سبحانی، سیدنا سلطان الہند خواجہ غریب نواز، سیدنا خواجہ بہاؤ الدین شاہ نقشبند، سیدنا بہاؤ الحق زکریا ملتانی قدس سرہم اور ان سلسلوں کے اولیاء کرام خواہ وہ چورہ شریف کے ہوں خواہ گولڑہ شریف کے وہ تونسہ شریف کے ہوں خواہ علی پور شریف کے وہ پاکپتن شریف کے ہوں خواہ سرہند شریف کے اور ان کے متوسلین قادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی کثر ہم اللہ تعالیٰ سارے کے سارے مشرک ٹھہرے مگر آج کے نام نہاد مسلمان کے دل میں ایسی منافقت گھس گئی ہے کہ وہ برملا یہ کہہ رہا ہے کہ جی سب ٹھیک ہیں سب حق پر ہیں جیسے منافق کہا کرتے تھے رسول اللہ کی پارٹی بھی ٹھیک ہے اور ابو جہل کی پارٹی بھی ٹھیک ہے۔

لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

میرے عزیز تقویۃ الایمان کے مصنف مولوی اسماعیل دہلوی

نے تو اپنے باپ دادا اور اپنے خاندان کو بھی معاف نہیں کیا بلکہ سب کو



مشرک بنا کے چھوڑا ہے۔ دادا جان کہتے ہیں کہ اولیاء کرام کیلئے باعطاء

الہی تصرف حق ہے۔ ثابت ہے چنانچہ مصنف کے دادا جان حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ”القول الجلیل“ میں فرمایا:

وللنقشبندیہ تصرفات عجیبة من جمع

الهمة على مراد فيكون على وفق الهمة والتاثير

في الطالب ودفع المرض عن المريض وافاضة

التوبة على العاصي والتصرف في قلوب الناس

حتى يحبوا ويعظموا وفي مدار كهمر تتمثل فيها

واقعات عظيمة والاطلاع على اهل الله من

الاحياء واهل القبور والاشراف على خواطر

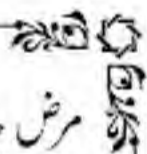
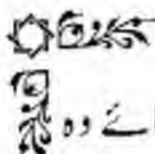
الناس وما يختلج في الصدور من كشف الوقائع

المستقبل ودفع البلية النازلة وغيرها۔

﴿القول الجلیل ص ۸۷﴾

یعنی نقشبندی بزرگوں کے عجیب و غریب تصرفات ہیں کہ وہ کسی

مراد پر ہمت لگا دیں تو وہ پوری ہو جائے وہ مریض پر ہمت لگا دیں تو وہ

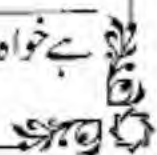


مرض جاتا رہے۔ گناہ گار پر تصرف کریں تو وہ تائب ہو جائے وہ لوگوں کے دلوں میں تصرف کریں تو لوگ محبت کرنے لگ جائیں۔ اور تعظیم کریں اور وہ زندوں خواہ مردوں پر ہمت لگا دیں تو ان کے دلوں کی نسبت معلوم کر لیں اور وہ خداداد تصرف سے دلوں کے بھیدوں پر مطلع ہو جائیں اور آئندہ کے رونما ہونے والے واقعات جان لیں اور تصرف کریں تو آنے والی بلائیں دفع ہو جائیں اور ان کے اور بہت سے تصرفات ہیں۔

ذرا مندرجہ بالا الفاظ کو غور سے پڑھیں اور دل کی آنکھیں کھنڈی کریں لیکن پوتے کی تعلیم و تقویت الایمانی نظریہ کے مطابق دادا جان بھی مشرک ٹھہرے اور دادا جان کے نظریہ کو مان کر ان کا سارا خاندان بھی مشرک ٹھہرا کیونکہ پوتا کہتا ہے: جو کوئی کسی مخلوق کا عالم میں تصرف ثابت کرے اپنا وکیل سمجھ کر اس کو مانے اس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے۔ ﴿تقویت الایمان ص ۳۲﴾

پھر خواہ یوں مجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود

ہے خواہ یوں مجھے کہ اللہ نے ان کی ایسی طاقت بخشی ہے ہر طرح



شُرک ثابت ہوتا ہے۔ ﴿تقویت الایمان ص ۱۰﴾

نکتہ:

یہ دونوں سچے نہیں ہو سکتے بلکہ یقیناً ان دونوں یعنی داد پوتا میں سے ایک سچا ایک جھوٹا ہے جیسے کہ دن کے بارہ بجے ایک کہے کہ دن ہے دوسرا کہے رات ہے تو دونوں میں سے ایک سچا ہوگا اور سچا وہ ہے جس کی تائید سورج کی موجودگی کر رہی ہوگی۔ یہاں بھی یقیناً دادا جان ہی سچے ہیں کیونکہ ان کی تائید سارے ولی، غوث، قطب، ابدال کر رہے ہیں ان کی تائید احادیث مبارکہ کر رہی ہیں ان کی تائید رب تعالیٰ کا قرآن پاک کر رہا ہے جیسے کہ پیچھے بیان ہو چکا ہے اور یقیناً یہی حق یہی سچ ہے یہی صراط مستقیم ہے۔ یہ منعم علیہم کا راستہ ہے۔

اللهم اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین

انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ۵

آمین بحالہ حبیبہ الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

خاتمہ

اے میرے عزیز! اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنے ولیوں کا نیاز مند رکھے۔ فقیر نے خیر خواہی کے جذبہ سے تقویت الایمان کے متعلق اپنی بساط کے مطابق چند معلومات سپرد قلم کی ہیں۔ ہدایت اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے۔

”یہدی من یشاء الی صراط مستقیم۔“

ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی ہدایت دینا چاہتا ہو اور فقیر کے اس رسالہ کو ہدایت کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔

وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

فقیر نے اپنے لیے اور آپ کے لیے مندرجہ بالا دعا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنے ولیوں کا نیاز مند رکھے یہ دعا اس لیے کی ہے کہ اولیاء کرام کی نیاز مندی ان کے ساتھ محبت بہت بڑی سعادت ہے جو انکا ہو گیا وہ اللہ تعالیٰ کا ہو گیا اور جو ان سے کٹ گیا وہ دھتکارہ ہوا اور بار الہی سے مردود ہوا۔

چوں شدی دور از حضور اولیاء در حقیقت گشتہ دور از خدا

کیوں نہ ہو جب کہ حبیب خدا سید انبیاء علی نبیاء علیہم الصلوٰۃ

والسلام یوں دعا کرتے ہیں: اللہم اجعلنا ہا دین مہتدین

غیر ضالین ولا مضلین سلما لا ولیانک وعد ولا

عدانک نحب بحبک من احبک ونعادی بعد

اوتک من خالفک اللہم هذا الدعاء وعلیک الا

جابقہ ﴿ترندی شریف جلد دوم ص ۱۷۸﴾

یا اللہ! ہمیں ہدایت دہندہ، ہدایت یافتہ کریا اللہ! ہمیں گمراہ اور

گمراہ کنندہ نہ بنا۔

یا اللہ! ہمیں اپنے ولیوں کے ساتھ دوستی اور محبت کرنے والا

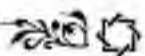
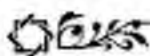
اور اپنے دشمنوں کے ساتھ دشمنی کرنے والا کر۔

یا اللہ! ہم تیرے ولیوں کے ساتھ تیری محبت کیوجہ سے محبت

کریں اور تیرے مخالفین کے ساتھ ان کی مخالفت کیوجہ سے مخالفت و

دشمنی رکھیں۔

یا اللہ! یہ ہماری دعا ہے اس کا قبول کرنا تیرے فضل پر ہے۔



اے میرے عزیز جن کی دوستی اور محبت کے لیے رسول اکرم ﷺ شفیع اعظم ﷺ رب تعالیٰ سے دعائیں کریں تو جوان ولیوں کو مشرک کہے تیرا ایسے لوگوں کے ساتھ کیا تعلق ہونا چاہیے مگر افسوس صد افسوس کہ صلح کفّی کا مرض ایسا پھیلا ہوا ہے کہ اچھے خاصے سمجھ دار لوگ برملا کہتے ہیں جی سب ٹھیک ہے۔ اللہ تعالیٰ نظر بصیرت عطا کرے۔

اللہ تعالیٰ کے ولیوں کے ساتھ نیاز مندی کا ثمرہ

علامہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "ما تعبد متعبد

اکثر من التحبب الی اولیاء الرحمان۔"

﴿روض الریاضین﴾

یعنی اللہ کے ولیوں کے ساتھ محبت کرنا اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور ان کے ساتھ محبت کرنے والا اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا عابد ہے اور ان ولیوں کے منکر پر زیادہ خوف اس بات کا ہے کہ وہ دنیا سے بے ایمان جائیگا۔

علامہ یافعی فرماتے ہیں: "قال الشیوخ رضی اللہ



عنہم اقل عقوبة المنکر علی الصالحین ان

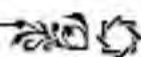
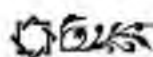
یحرم برکتہم قالوا ویخشى علیہ سؤ الخاتمة۔

﴿روض الریاحین﴾

یعنی مشائخ کرام کا ارشاد ہے کہ اللہ والوں پر انکار کرنے کی کم از کم سزا یہ ہے کہ ایسا انسان اولیاء کرام کی برکتوں سے محروم رہتا ہے اور اس بات کا خوف ہے کہ ایسا گستاخ بے ایمان ہو کر مرے گا۔

ایک نصیحت آموز واقعہ

مشہور اہلحدیث عالم دین مولانا عبد الجبار کو کسی نے بتایا کہ مولوی عبد العلی اہلحدیث جو کہ امرتسر کی مسجد تیلیانوالی کا امام ہے اور وہ آپ کے مدرسہ غزنویہ میں پڑھتا بھی ہے اس مولوی عبد العلی نے کہا ہے ابو حنیفہ ؓ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؓ سے میں اچھا اور بڑا ہوں کیوں کہ ابو حنیفہ کو صرف سترہ (۱۷) حدیثیں یاد تھیں اور مجھے ان سے کہیں زیادہ یاد ہیں یہ سن کر مولانا عبد الجبار صاحب جو کہ بزرگوں کا نہایت ہی ادب و احترام کیا کرتے تھے حکم دیا اس نالائق عبد العلی کو



مدرسہ سے نکال دو اور ساتھ ہی فرمایا کہ وہ عنقریب مرتد ہو جائے گا۔

چنانچہ اس کو مدرسہ سے نکال دیا گیا اور پھر ایک ہفتہ بھی نہ گذرا تھا کہ وہ مولوی عبدالعلی مرزائی ہو گیا اور لوگوں نے اسے ذلیل کر کے مسجد سے بھی نکال دیا۔ زماں بعد کسی نے مولانا عبدالجبار سے پوچھا کہ آپ کو کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ کافر ہو جائے گا۔ فرمایا کہ جس وقت مجھے اس کی گستاخی کی خبر ملی اسی وقت بخاری شریف کی یہ حدیث میرے سامنے

آگئی: ”مَنْ عَادَ لِي وَلِيًا فَقَدْ آذَنَهُ“

بالحرب۔“ ﴿حدیث قدسی﴾

یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس کسی نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اس کے خلاف میں اعلان جنگ کرتا ہوں۔ اور میری نظر میں امام ابو حنیفہ ولی اللہ تھے اور جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان جنگ ہو گیا تو جنگ میں ہر فریق دوسرے کی اعلیٰ چیز چھینتا ہے اور اللہ کی نظر میں ایمان سے اعلیٰ کوئی چیز نہیں ہے اس لیے اس شخص کے پاس ایمان کیسے رہ سکتا تھا۔ ﴿کتاب مولانا داؤد غزنوی ص ۱۹۱﴾

اور اس کے برعکس جو لوگ اولیاء کرام کے ساتھ محبت کرتے

ہیں ولیوں کا ادب کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے باایمان جاتے ہیں اور جنت حاصل کرتے ہیں۔

واقعہ:

ایک شخص فاسق و فاجر تھا ایک دن وہ دریائے دجلہ کے کنارے ہاتھ پاؤں دھونے بیٹھا۔ دیکھا کہ نیچے پانی کے بہاؤ کی طرف امام احمد بن حنبل وضو کر رہے ہیں اس نے خیال کیا کہ یہ تو بے ادبی کی بات ہے کہ ایک اللہ کے ولی وضو کر رہے ہوں اور میرے جیسا ایک نالائق انسان ان سے اوپر بیٹھ کر ہاتھ منہ دھوئے یہ خیال کر کے وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور نیچے بہاؤ کی طرف بیٹھ کر ہاتھ منہ دھو کر چلا گیا۔ جب وہ مرا تو کسی نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا تیرے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا اس نے کہا امام احمد بن حنبل کے ساتھ ادب کرنے سے میری بخشش ہو گئی اور واقعہ سنایا۔ ﴿تذکرۃ الاولیاء و ذکر خیر﴾

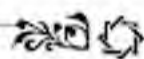
نئے مذہب کے اعلان کرانے کے متعلق چھ نکاتی پروگرام بھی دیا۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت ﴿توہین﴾ کرنا اور اسلام کی برگزیدہ شخصیتوں کی اہانت اور شرک و بدعت کی آڑ میں حرمین طہین اور دیگر شہروں میں مسلمانوں کی زیارت گاہوں اور مقبروں کو گرا دینا۔

اب ذرا ہمفرے کی زبانی ہی مندرجہ بالا امور کو دیکھ لیجئے ہمفرے لکھتا ہے۔ مختصر یہ کہ نوآبادیاتی علاقوں کی وزارت کے سیکرٹری سے اس بھروسے کی بنیاد پر جو اس نے میری ذات سے وابستہ کر رکھی تھی اور جس کے زیر اثر اس نے مجھے اتنی اہم اور خفیہ کتاب پڑھنے کو دی تھی میں نے دوسری بار بھدا احترام اظہار تشکر کیا اور مزید ایک مہینہ لندن میں رہا۔ اس کے بعد وزیر کی طرف سے مجھے عراق جانے کا حکم ملا۔ میرا یہ سفر صرف اس مقصد کے لئے تھا کہ میں محمد بن عبدالوہاب کو نئے دین کے اعلان کی دعوت پر آمادہ کروں۔ سیکرٹری نے بار بار مجھے یہ تاکید کی کہ میں اس ﴿محمد بن عبدالوہاب﴾ کے ساتھ بڑی درایت اور

ہوشیاری سے پیش آؤں اور مقدمات امور کی آمادگی میں ہرگز حد

اپیل

اے میرے مسلمان بھائیو اے میرے آقا کے بھولے
 بھالے امتیو اے قادر یو چشتیو سہروردیو نقشبندیو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے
 پیارے ولیوں کے فیوض و برکات سے مالا مال فرمائے اور ان
 سرکاروں کی سچی محبت اور عقیدت عطا کرے۔ کیا تم اتنے ہی بے
 غیرت ہو گئے ہو کیا تمہارے اندر عقیدت اور محبت بھی نہ رہی کہ جو
 لوگ تمہارے سلسلہ کے بزرگوں ولیوں کو تمہارے سلسلہ کے اکابر
 سمیت مثلاً سید ناداتا گنج بخش لاہوری، سرکار غوث اعظم محبوب سبحانی،
 شیخ الشیوخ خواجہ سہروردی، سلطان الہند خواجہ غریب نواز مخدوم الاولیاء
 خواجہ بہاؤ الدین بخاری شاہ نقشبند رضی اللہ عنہم کو مشرک کہیں تم ان کو
 چندے دو مالی خدمت کرو۔ ان کے مدارس میں بچوں بچیوں کو پڑھاؤ
 انہیں تم اپنا معزز جانوان کی تقریریں سنو۔ تمہیں کیا ہو گیا اور تمہاری ایمانی
 غیرت کہاں گئی تم اتنے ہی بے ضمیر ہو گئے ہو یا پھر اس فرمان عالی کا
 مظاہرہ کر رہے ہو کہ قیامت کے قریب میں اپنی امت پر ضعف یقین کا

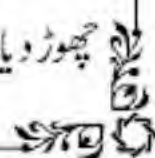


خوف کرتا ہوں تمہارے عقیدے اتنے ہی ناپختہ ہو گئے کہ تم اپنے

آقاؤں کے دشمنوں کو گلے لگاتے ہو ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہو
ان کے ساتھ بیاہ شادیاں رشتے ناٹے کرتے ہو اپنی بیٹیاں بے ادبوں
گستاخوں کو دیتے ہو حالانکہ یہ خطرناک کھیل ہے ایمان کی بربادی کا
سامان ہے۔

سنو اور گوش ہوش سے سنو حضرت خواجہ ابو بکر جوز جانی قدس سرہ
کے زمانہ میں ایک حنفی نے کسی اہلحدیث سے رشتہ طلب کیا اس
اہلحدیث نے یہ شرط لگائی کہ اگر تو حنفی مذہب چھوڑ دے نماز میں فاتحہ
خلف الامام پڑھے رفع یدین وغیرہ کرے تو میں رشتہ دے دیتا ہوں
اس حنفی نے یہ شرط قبول کر لی اور نکاح کر لیا پھر یہ مسئلہ حضرت خواجہ
جوز جانی قدس سرہ سے پوچھا گیا کہ یہ نکاح ہوا ہے یا نہیں تو آپ نے
﴿مراقبہ﴾ کیا سر جھکا یا اور پھر سر اٹھا کر فرمایا کہ نکاح تو ہو گیا مگر مجھے ڈر
ہے کہ یہ حنفی دنیا سے بے ایمان جائے گا۔ آخری وقت اس کا ایمان
چھن جائے گا۔ کیوں کہ اس نے گندے چمڑے کی خاطر اپنا حق مذہب

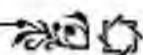
چھوڑ دیا ہے۔ چنانچہ ردالمحتار فتاویٰ شامی میں ہے: حکسی ان



رجلا من اصحاب ابی حنیفہ خطب الی رجل
 من اهل الحدیث ابنته فی عهد ابی بکر
 الجوزجانی فابی الا ان یترك مذهبه فبقرا خلف
 الامام ویرفع یدیه عند الانحطاط و غیر ذالك
 فاجابه فزوجه فقال الشیخ بعد ما سئل عن هذا
 واطرق راسه النكاح جائز ولكنی اخاف علیه ان
 یذهب ایمانه وقت النزاع لانه استخف بمذهبه
 الذی هو حق عنده وتركه لاجل حیفه منتنة۔

﴿فتاویٰ شامی باب التعزیر﴾

میرے عزیز غور کر کہ اس وقت کے اہلحدیث وہابی نہ تھے۔
 رسول کریم ﷺ کے گستاخ نہ تھے صرف ایک معین امام کی تقلید کو برا
 جانتے تھے جب ان کے ساتھ بیاہ شادی کرنے سے ایمان کو خطرہ ہے تو
 آج کل کے اہل حدیث جو کہ عموماً وہابی ہیں بے ادب گستاخ ہیں ان
 کے ساتھ بیاہ شادی کرنے سے ایمان کیسے محفوظ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نظر
 بصیرت عطا فرمائے۔

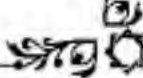
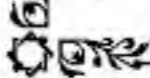


اے میرے عزیز غور کر کہ اگر تیری بیٹی آگ میں جھلس جائے
تو تو کیا کچھ نہ کرے گا تو اس کے علاج پر روپیہ بھی خرچ کرے گا اور تو
اسے کہاں سے کہاں لیے پھرے گا تا کہ تیری بیٹی کو آرام ہو جائے لیکن
بد مذہب اور بے ادب کو رشتہ دیتے وقت تو اتنا بھی نہیں سوچتا کہ میں
اپنی بیٹی کو اپنی لخت جگر کو اپنے ہاتھوں جہنم میں دھکیل رہا ہوں۔ اے
میرے عزیز پھر غور کر کہ اگر رشتہ لینے والے کا ایمان خطرہ میں ہے جیسے
کہ حضرت ابو بکر جوزجانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے تو جس بیٹی نے
خاوند کے گھر جا کر اسی کے رنگ میں رنگا جانا ہے اس نے خاوند کا مذہب
ہی اپنا لینا ہے تو سوچ کہ اس کا ایمان کیسے بچے گا اور جس کا ایمان ساتھ
نہ گیا اس پر جنت حرام ہے اس نے ہمیشہ دوزخ میں جلنا ہے رسول
اکرم ﷺ کا فرمان ہوش سے سن:

”یا بلال قمر فاذن لا بدخل الجنة الامومن“

اے بلال اٹھ اور اعلان کر دے کہ جنت میں وہی جا سکتا ہے
جو کہ مومن ہو۔ اے غافل انسان تو اپنی اولاد کا مستقبل دنیا کی آنکھ سے

دیکھتا ہے کہ میری بیٹی کسی کھاتے پیتے کے گھر جائے خواہ وہ بے ادب و



گستاخ ہی ہو لیکن تو آخرت کی آنکھ سے اس کا مستقبل نہیں دیکھتا یہ تیری سوچ کافروں کی سوچ ہے اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک میں ارشاد ہے: "يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ۔"

یعنی کافر لوگ ظاہری دنیا ہی دیکھتے ہیں اور وہ آخرت سے بے خبر ہیں اگر تیری بھی سوچ ایسی ہی ہے تو کونسا فرق رہ گیا۔ اے عزیز رب تعالیٰ کے فرمان "قُواْ نَفْسَكُمْْ وَاهْلِيْكُمْ نَارًا" یعنی اے ایمان والو! اپنی جانوں کو اور اپنی آل اولاد کو دوزخ سے بچاؤ۔ اس فرمان ذیشان پر عمل پیرا ہو کر بچو اور بچاؤ۔ اے مسلمان بھائی وہابیت بہت بری چیز ہے۔ ایک واقعہ تحریر کیا جاتا ہے تاکہ تجھے درس عبرت حاصل ہو۔

۱

ولی کامل حضرت خواجہ عنایت خان صاحب رامپوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک روز قبرستان جانے کا اتفاق ہوا۔ دو قبروں کو عجیب حالت میں

دیکھا۔ یعنی ایک قبر میں انوار و برکات بہت تھے معلوم ہو یہ ایک حافظ

قرآن کی قبر ہے۔ دوسری قبر میں نجاست بھری ہوئی تھی معلوم ہوا کہ جو شخص اس قبر میں ہے اس میں قدرے توہب ﴿یعنی کچھ قدرے وہابیت﴾ تھی۔ ﴿انوار احمدیہ ص ۳۰۵﴾

اسی لیے تو بزرگان دین نے اپنے عقیدت مندوں کو وہابیت سے بچنے کی سخت تاکید کی ہے۔

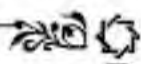
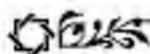
چنانچہ ملفوظات حضرت خواجہ غلام نبی للہی قدس سرہ میں ہے آپ نے فرمایا فقیر فلاں شخص سے دو وجہ سے خوش نہیں ہے اول یہ کہ وہابیوں سے میلان ﴿میل ملاپ﴾ رکھتا ہے دوسرے یہ کہ مولوی غلام مرتضیٰ بیربل والوں کا سخت مخالف ہے۔ ﴿ص ۳﴾

۲

حضرت خواجہ عبدالرسول نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کا خط مبارک ملاحظہ ہو جو کہ آپ نے اپنے ایک مرید کے نام لکھا ہے۔

خط مبارک:

پس سلام مسنون آنکہ خط مرسلہ تمہارا پہنچا دیکھ کر سخت افسوس



ہوا جس کا کچھ حساب نہیں افسوس اس لیے ہوا کہ اس وقت تمہارے

ایمان میں بڑا خلل ہے کیونکہ تمہاری صحبت ایک غیر مقلد کے ساتھ ہے
- لعنت ایسی شاگردی پر اور پھنکار ہے ایسے علم پر جو ایسے شخص سے
حاصل کیا جائے۔ میں نے تو تم کو ایک دانا بینا سمجھا تھا مگر کوراہی نکلا بھلا
جسکی صحبت وغیرہ نے پہلے ہی ایمان چھین لیا اسکی بدعا کیا لگے گی ہرگز
ہرگز یہ کوئی بات نہیں اپنا ایمان چاہتے ہو تو مجلس کیا اس کا منہ تک نہ
دیکھو سخت تاکید ہے۔ ﴿ذکر الصالحین ص ۶۲﴾

۳

حضرت شاہ محمد مظہر مجتہد دی نے اپنے والد محترم خواجہ شاہ احمد
سعید صاحب نقشبندی مجتہد دی قدس سرہ کے متعلق فرمایا:

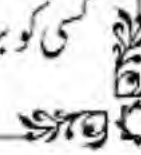
ولم یذکر احداً بالسوء الا الفرقة الضالة

الوہابیۃ لتحزیر الناس من قباحتہ افعالہم و

اقوالہم۔ ﴿مقدمہ تحقیق الفتویٰ ص ۳۷﴾

یعنی حضرت خواجہ احمد سعید قدس سرہ وہابیوں گمراہوں کے سوا

کسی کو برا نہیں کہتے تھے اور وہابیوں کو اس لیے برا کہتے تھے تاکہ لوگ



ان کے اقوال و افعال سے بچے رہیں نیز فرمایا: وکان قدس

سرہ بقول ادنیٰ ضرر صاحبہم ان محبة

النبي ﷺ التي هي من اعظم اركان الايمان

تنقص ساعة فساعة حتى لا يبقى منها غير الاسم

والرسم فكيف يكون اعلاءه فالحذر الحذر

عن صاحبہم ثم الحذر الحذر عن دوہنہم۔

﴿مقدمہ تحقیق الفتویٰ ص ۳۷﴾

یعنی حضرت خواجہ قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ وہابیوں کی صحبت کا سب سے ادنیٰ نقصان یہ ہوتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی محبت جو کہ ایمان کا سب سے بڑا رکن ہے یہ محبت آہستہ آہستہ کم ہوتی جاتی ہے حتیٰ کہ ایمان کا صرف نام اور رسم باقی رہ جاتی ہے تو ان کی صحبت کے بڑے نقصان کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ اے عزیزو! وہابیوں کی صحبت سے بچو بچو بلکہ ان کو دیکھنے سے بھی بچو بچو۔

اے میرے عزیز یہ چند سطریں میں نے مسلمانوں کی خیر خواہی

کو پیش نظر رکھ کر تحریر کی ہیں آگے مسلمان بھائیوں کی اپنی مرضی ہے نہ

میں نے کسی کی قبر میں جانا ہے نہ کسی نے میری قبر میں آنا ہے۔ اگر ان

ناصحانہ باتوں پر عمل کر لو گے تو تمہارا فائدہ ہے نہ کرو گے تو تمہارا نقصان ہوگا۔ اے اپنی سرکاروں کے دشمنوں سے دوستی کرنے والو قیامت کے دن ان سرکاروں کے سامنے کونسا چہرہ لے جاؤ گے کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ ان سرکاروں کے بدخواہوں کو پالوان سے دوستی کر دو تو یہ سرکاری یہ اولیاء کرام تمہارا ہاتھ پکڑیں گے یہ سراسر دھوکہ بازی ہے فریب ہے یہ تمہارا گمان سراسر غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی قرآن مجید میں سزا بیان فرمائی ہے: "ان المنافقين في الدرك الاسفل

من النار۔"

یعنی قیامت کے دن منافق لوگ دوزخ کے سب سے نیچے طبقے میں ہوں گے۔ اور یہ بات بھی مسلم کہ کافر، مشرک، بت پرست دوزخ میں جائیں گے اور ہمیشہ دوزخ میں جلیں گے لیکن منافق لوگ باوجود اس کے کہ وہ نمازیں بھی پڑھتے رہے روزے بھی رکھتے تھے صدقہ و خیرات بھی کرتے تھے باوجود اس کے وہ دوزخ میں سب سے نیچے ہوں گے۔ غور کرو کہ یہ کیوں؟ کیا یہ اس لیے تو نہیں کہ:

”لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَلَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ“ ﴿قرآن پاک﴾

نہ ادھر کے نہ ادھر کے یہ بھی ٹھیک ہیں وہ بھی ٹھیک ہیں۔

اے میرے عزیز ذرا گریبان میں منہ ڈال کر سوچ کہ کہیں تو بھی منافقوں کا رول تو ادا نہیں کر رہا یہ بھی حق پر ہیں وہ بھی حق پر اللہ تعالیٰ کے ولی بھی حق پر ہیں اور انکو مشرک کہنے والے بھی حق پر ہیں۔ میرے عزیز ایسا نہ کر دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا۔ تو اللہ کے پیاروں کیخلاف گستاخی کی باتیں سنے لوگ اس کے ولیوں کو مشرک کہیں اور تو جس سے مس نہ ہو تو پھر یہ امید رکھے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تجھے جنت بھیج دے گا۔

”ایں خیال است و محال است و جنوں“

اے میرے عزیز اگر کوئی تیرے باپک جھوٹا اور دغا باز کہہ دے تو تو عمر بھر اس کا منہ دیکھنا پسند نہ کرے مگر ایک سید انبیاء رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے جو کہ میری تیری بخشش کا سہارا ہیں ان کو کوئی جھوٹا اور دغا باز کہہ دے تو تو اس کو بھی حق پر جانے

افسوس ایسی مسلمانی پر دیکھ اسی کتاب تقویت الایمان کے باب

اعتماد سے آگے نہ بڑھوں کیونکہ عراق و ایران سے موصول ہونے

والی رپورٹوں کی بنیاد پر سیکرٹری کو اس بات کا یقین ہو چکا تھا کہ محمد بن عبد الوہاب قابل بھروسہ اور نوآبادیاتی علاقوں کی وزارت کے پروگراموں کو ردِ عمل لانے کے لئے مناسب ترین آدمی ہے۔ اس کے بعد سیکرٹری نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا تمہیں محمد بن عبد الوہاب کے ساتھ بالکل واضح اور دونوں الفاظ میں گفتگو کرنی ہے۔ کیونکہ ہمارے عمال اصفہان میں اس ﴿محمد بن عبد الوہاب﴾ سے بڑی صراحت کے ساتھ پہلے ہی گفتگو کر چکے ہیں اور وہ ان باتوں کو مان چکا ہے مگر اس شرط کے ساتھ کہ اسے عثمانی ﴿ترکی﴾ حکومت کے مقامی عمال، علماء اور متعصب لوگوں کے ہاتھوں آنے والے خطرات سے بچالیا جائے اور اس کی حمایت اور تحفظ کا بھرپور انتظام کیا جائے کیونکہ اس کی دعوت کے ظاہر ہوتے ہی ہر طرف سے اسے ختم کرنے کی کوشش کی جائیگی اور خطرناک صورتوں میں اس پر حملے کئے جائیں گے۔

ازاں بعد ہمفرے لکھتا ہے۔ حکومت برطانیہ نے شیخ محمد بن عبد الوہاب

رد الاثر اک صفحہ ۳۶ پر کیا لکھا ہے غور سے پڑھ: کوئی کشف کا دعویٰ

رکھتا ہے۔ کوئی استخارہ کا عمل سکھاتا ہے کوئی تقویم اور پتر انکالتا

ہے کوئی رمل قرعہ پھینکتا ہے۔ کوئی فالنامہ لیے پھرتا ہے۔ یہ سب

جھوٹے اور دغا باز ہیں۔

غور کیجئے استخارہ کا عمل کس نے سکھایا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ

یہ رسول خدا سید الانبیاء ﷺ نے امت کو سکھایا ہے۔ چنانچہ بخاری

شریف میں ہے: "عن جابر قال کان رسول اللہ ﷺ يعلمنا

الاستخارۃ فی الامور کما يعلمنا السورۃ من

القرآن۔" ﴿مشکوٰۃ شریف ص ۱۱۱﴾

یعنی حضرت جابر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں

رسول اللہ ﷺ استخارے کا عمل یوں سکھاتے جیسے ہمیں قرآن پاک کی

سورت سکھاتے تھے اور صاحب تقویت الایمان لکھ رہے ہیں کہ یہ سب

جھوٹے ہیں اور دغا باز ہیں۔ میرے عزیز نیتوں کا حال اللہ تعالیٰ ہی

بہتر جانتا ہے لیکن بے ادبی کا وبال دیکھ کہ قلم کہاں سے کہاں تک پہنچ گیا

ہے۔ کس ذات گرامی قدر کو جھوٹا اور دغا باز کہا جا رہا ہے۔

لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

اے میرے عزیز بھائی یہ تیرے امتحان کا وقت ہے کہ تو محبت مصطفیٰ ﷺ کو ترجیح دیتا ہے یا صاحب تقویت الایمان کو۔ اگر تجھ میں ایمان کی رمت باقی ہے تو تیری آنکھیں کھل جانی چاہیں کہ میں کس کے پیچھے جا رہا ہوں اور اگر تو تقویت الایمان کے رنگ میں رنگا جا چکا ہے

اگر تجھ پر اسی کی محبت کا غلبہ ہے تو "حیک والشی یعمی و یصر"۔ یعنی محبت اندھا بہرا کر دیتی ہے تو بے شک تو اندھا بہرا ہو کر اپنے محبوب کے پیچھے چلتا رہے یہ تیری مرضی ہے اور اگر تیرا نیاز مندی سے تعلق اس ذات کے ساتھ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے جو گنہگاروں کے لیے شفیع بن کر تشریف لائے جو عاصیوں کی بخشش کا سہارا ہیں جس ذات پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھنے سے دس گناہ مٹ جائیں دس نیکیاں نامہ اعمال میں لکھی جائیں دس درجے بلند ہو جائیں تو پھر تو گریبان میں منہ ڈال کر سوچ کہ کیا کرنا چاہیے۔ اے مسلمان بھائی یہ مختصر رسالہ تیرے

ایمان کے لیے آئینہ ثابت ہوگا تو آسانی سے دیکھ لے گا کہ دل میں کس

کی محبت ہے اور کس کا بغض ہے میں نے "الدین نصیحة" خیر خواہی کے طور پر یہ چند صفحات تحریر کر دیئے ہیں ہدایت اس قادر قیوم کے قبضہ قدرت میں ہے۔

یہدی من یشاء الی صراط مستقیم۔
میرے عزیز محبت کا قانون ہے کہ دوست کا دوست بھی دوست ہوتا ہے اور دوست کا دشمن بھی دشمن ہوتا ہے۔ لہذا اگر دوست کے دشمن کیساتھ دوستی رکھیں تو یہ قانون محبت کیخلاف اور توہین محبت ہے۔

فافہم ولا تکن من الفافلین۔
وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین
وصلی اللہ تعالیٰ علی سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

ابوسعید محمد امین غفرلہ ولوالدیہ

۱۵ شعبان المعظم ۱۴۰۷ھ

عقیدہ کی اہمیت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

دین کے دو جز ہیں:

﴿۱﴾ عقائد ﴿۲﴾ اعمال

اعمال یعنی نماز روزہ حج زکوٰۃ کے طور طریقہ میں اختلاف بری بات نہیں بلکہ امت کے والی جان دو عالم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے اختلاف امتی رحمة ﴿۱﴾ اوکما قال ﴿۲﴾ یعنی میری امت کا آپس میں اختلاف رحمت ہے لیکن عقائد و ایمانیات میں اختلاف سراسر تباہی اور آخرت کی بربادی ہے۔ آخرت میں وہی نجات حاصل کر سکے گا جس کے عقائد اہلسنت و جماعت کے مطابق ہوں گے اور یہ صرف لفاظی نہیں بلکہ حقیقت ہے سید العالمین ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کے بہتر 72 فرقے ہوئے اور میری امت کے بہتر 73 فرقے ﴿۱﴾ گروہ ﴿۲﴾ ہوں گے ان میں سے بہتر 72 دوزخ جائیں گے اور صرف ایک گروہ جنت

جائے گا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا وہ کونسا گروہ جنتی ہے تو

فرمایا: مانا علیہ واصحابی اور ایک روایت میں ہے

وواحدة في الجنة وهي الجماعة یعنی وہ گروہ وہ ہے جو میرے اور میرے صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلیں گے اس کا نام جماعت ہے۔ ﴿مشکوٰۃ شریف﴾

۱

اور اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے حضرت ملا علی قاری

رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: فلا شک ولا ریب انہم اہل السنۃ والجماعۃ۔ ﴿مرقاۃ شرح مشکوٰۃ﴾

یعنی اس بات میں شک و شبہ نہیں ہے کہ وہ نجات پانے والی جماعت اہلسنت و جماعت ہیں۔

۲

نیز خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ نے فرمایا: اگر ہمیں تمام

احوال و مواجید ﴿ولایت کی منزلیں﴾ مل جائیں لیکن ہمیں اہلسنت

و جماعت کے عقائد عطا نہ ہوں تو ہم اسے سراسر خرابی جانتے

ہیں اور اگر ہم پر ساری خرابیاں جمع ہو جائیں لیکن ہمیں اہلسنت و

جماعت کے عقائد عطا ہو جائیں تو ہمیں کچھ فکر اور ڈر نہیں

ہے۔ ﴿تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ص: ۱۵۲﴾

۳

اور یہی ارشاد مبارک سیدنا امام ربانی مجدد و منور الف ثانی قدس سرہ نے مکتوبات مجددیہ، مکتوب ص ۶۷ جلد سوم میں فرمایا ہے۔ بلکہ سیدنا امام ربانی قدس سرہ نے عقائد کی اصلاح پر بہت زور دیا ہے اور سخت تاکید فرمائی ہے کہ آخرت میں نجات حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنے کیلئے عقائد اہلسنت و جماعت کا حامل ہونا ضروری ہے۔

۴

چنانچہ مکتوبات مجددیہ میں فرمایا: انسان کیلئے اہلسنت

و جماعت کے عقائد کے مطابق عقیدہ رکھنے کے سوا چارہ نہیں

تا کہ آخرت کی کامیابی اور نجات حاصل ہو اور اہلسنت و جماعت

کے خلاف عقیدہ رکھنا زہر قاتل ہے جو کہ ہمیشہ کی موت اور دائمی

عذاب کا سبب ہے۔ عمل میں کوتاہی ہو تو نجات کی امید کی جا

سکتی ہے لیکن اگر عقیدہ میں کوتاہی ہو تو بخشش کی گنجائش ہی نہیں

رہتی۔ ﴿مکتوب ص: ۷ جلد سوم﴾

۵

نیز سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے فرمایا: پس

چاہئے کہ اپنا عقیدہ اہلسنت و جماعت کے عقائد کے مطابق

رکھے اور زید و عمر کی باتوں پر کان نہ دھرے دوسروں کی لفاظیوں

اور بناوٹی باتوں پر اعتبار کرنا اپنے آپ کو تباہی میں ڈالنا ہے۔

﴿مکتوب ۲۵۱ جلد اول﴾

۶

نیز سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اہلسنت جماعت جو کہ نجات پانے والی جماعت ہے اس

کی پیروی کے بغیر نجات کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اگر بال برابر

بھی ان کی مخالفت ہوئی تو خطرہ ہی خطرہ ہے اور یہ بات کشف

صحیح سے بھی یقین کے درجے تک پہنچ چکی ہے اس لئے اس میں

غلطی کا احتمال نہیں ہے۔ پس خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو

اہلسنت و جماعت کی پیروی کی توفیق ملی اور ان کی تقلید کا شرف

حاصل ہوا اور ہلاکت ہے ان لوگوں کیلئے جو اہلسنت و جماعت

کے خلاف چلے اور ان سے منہ موڑا اور ان کی جماعت سے نکل

گئے وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

﴿مکتوب ۵۹ جلد دوم﴾

۷

نیز سیدنا امام ربانی قدس سرہ نے یہاں تک فرما دیا ہے کہ

عقلمندوں پر پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اہلسنت و جماعت کے مطابق

اپنے عقائد درست کریں کیونکہ اہلسنت و جماعت ہی جنتی گروہ

ہے۔ ﴿مکتوب ۲۶۶ جلد اول﴾

میرے عزیز اے میرے مسلمان بھائی مندرجہ بالا اقوال

مبارکہ پر غور کر کہ عقائد کا معاملہ کس قدر نازک ہے مگر آج کل یہ

ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے کہ انسان عقیدہ کوئی بھی رکھے بس نماز روزہ

ضروری ہے۔ مگر ایسا ہرگز نہیں ہے۔ اے میرے مسلمان بھائی ہوش کر

اور اپنے آپ کو آوارہ نہ چھوڑ۔ بزرگان دین کا دامن تھام کر چلنا کہ تو

بھی عذاب الہی سے بچ کر جنت فردوس حاصل کر سکے۔

واللہ تعالیٰ الموفق وهو نعم الوکیل۔

سوال:

یہ عقائد پرزور صرف امام ربانی نے ہی دیا ہے یا کسی اور بزرگ
نے کچھ فرمایا؟

جواب:

اکابر امت بزرگان دین علماء و محدثین کا ہی ارشاد ہے کہ عقیدہ
ہی اصل چیز ہے اور عقائد اہلسنت و جماعت ہی عذاب الہی سے بچا
سکتے ہیں۔

۸

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک او پر مذکور ہو چکا
ہے۔

فلا شک ولا ریب انہم اہل السنۃ

والجماعۃ ﴿مرقاۃ﴾

۹

نیز غنیۃ الطالبین کتاب جو کہ حضور غوث اعظم محبوب سبحانی قدس

سرہ کی طرف منسوب ہے اس میں ہے: واما الفرقة الناجية فهي

اهل السنة والجماعة۔ ﴿غنیۃ الطالبین جلد اول﴾ یعنی عذاب
الہی سے نجات پانے والا گروہ اہلسنت وجماعت کا گروہ ہے۔

۱۰

نیز تمہید ابوالشکور میں حدیث پاک لکھ کر جس میں فرمان مصطفیٰ

ﷺ ہے کہ میری امت کے تہتر فرقے ہونگے ان میں سے بہتر دوزخ
جائینگے اور ایک جنت جائے گا یہ لکھ کر فرمایا:

وهي اهل السنة والجماعة۔

﴿تمہید ابوالشکور سالمی ص: ۷۳﴾

یعنی عذاب الہی سے نجات والی جماعت اہلسنت وجماعت ہے۔

۱۱

نیز رسالہ ابدالیہ میں خواجہ یعقوب چرخنی قدس سرہ نے

فرمایا: واضح ہو کہ خضر و الیاس علیہما السلام اور سب کے سب